عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۱۹ تا ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ مارچ ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۱۲

## مولانا مفتی شمس الدینؒ کی رحلت

# موبائل اور انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں

## قادیانیوں کی اپنی جماعت کے خلاف بغاوت

## تجارت و معیشت کے رہنما اصول

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

## قبر میں اضطراب اور پریشانی

فوزیہ علی، کراچی

س:..... میرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے، بعض سسرالی جھگڑوں کی وجہ سے میں اپنے شوہر سے شادی کے ایک سال بعد علیحدہ ہوگئی تھی یعنی میں اپنے والدین کے گھر اور میرے شوہر اپنے والدین کے گھر، ہمارا ایک بیٹا ہے جو میرے والدین کے گھر پیدا ہوا ہے، میں نے بہت چاہا کہ میرا گھر آباد ہوجائے مگر ساس، نندوں اور دیوروں کی وجہ سے میرا گھر آباد نہیں ہوسکا اور اس طرح دس سال گزر گئے، اب میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے، میرے شوہر نے دور رہتے ہوئے نہ ہی میرا کوئی حق ادا کیا اور نہ اپنے بیٹے کا کوئی حق ادا کیا، نہ کبھی انہوں نے میرا نان نفقہ دیا اور نہ کبھی بچے کا کوئی خرچہ دیا، بچے کی پیدائش سے لے کر آج تک سارا خرچہ میرے والدین کر رہے ہیں۔ میرے بیٹے کی عمر اس وقت بارہ سال ہے مسئلہ یہ ہے کہ شوہر کے انتقال کے بعد میرے سسرال والے میرے بیٹے کا جو حق بنتا ہے وہ نہیں دے رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دیں گے مگر عملی قدم کوئی نہیں اٹھاتا، میری ساس کا صرف ایک ہی پوتا ہے جو کہ میرا بیٹا ہے، باقی سب پوتیاں ہیں۔ خواب میں مجھے اپنے شوہر نظر آئے جو کہ مجھ سے معافیاں مانگ رہے تھے اور اپنے بیٹے سے بھی معافی مانگ رہے تھے، چہرہ ان کا ایسا نظر آیا جیسے کہ جگہ جگہ سے کسی نے کھایا ہے اور انہیں ایک پل بھی سکون نہیں ہے، قبر میں کبھی اٹھتے ہیں، کبھی لیٹتے ہیں جیسے کہ بہت تکلیف میں ہیں اور اپنے بیٹے سے کہہ رہے ہیں کہ: ''بیٹا! میں تمہارا کوئی فرض، کوئی حق نہیں نبھا سکا جس کے لئے تم مجھے معاف کردینا اور تمہارا جو بھی حق ہے وہ میری والدہ تمہیں دیں گی، مجھے بتائیے کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے اور میں کیا کروں کہ میرے شوہر کو قبر میں سکون مل جائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں معاف کردے؟

ج:..... اس خواب کی تعبیر واضح ہے کہ ان کو اپنے اس ظلم کی وجہ سے قبر میں اضطراب اور پریشانی ہے آپ اس کو معاف کردیں اور مرحوم کے والدین کو چاہئے کہ اس کی قبر، آخرت اچھی کرنے کے لئے یتیم اور بیوہ کا حق فوراً ادا کردیں ورنہ وہ مرحوم عذاب میں مبتلا رہے گا۔

## گناہوں سے چھٹکارے کا طریقہ

سید عثمان علی شاہ بخاری، اسلام آباد

س:..... مجھ سے بہت گناہ سرزد ہوئے، کچھ گناہ کبیرہ بھی تھے، ان سب سے میں نے توبہ کرلی لیکن اب بھی کوئی نہ کوئی گناہ سرزد ہوجاتا ہے، میں نے ہر بار اللہ تبارک وتعالیٰ سے معافی مانگی مگر پھر بھی گناہ سرزد ہوجاتا ہے اور بعد میں روتا اور افسوس کرتا ہوں کہ میں نے کیا کردیا، پلیز آپ بتائیے کہ ان گناہوں سے دور ہونے کا طریقہ کیا ہے؟ میں بہت زیادہ پریشان ہوں۔

ج:..... آپ تمام گناہوں سے پکی توبہ کریں اور کسی اللہ والے کی صحبت میں جایا کریں، انشاء اللہ آپ سے گناہ چھوٹ جائیں گے۔

## کھانے پینے کے برتن کو ڈھکنا

ساجدہ، کراچی

س:..... حدیث پاک میں نبی کریمؐ نے ہدایت کی ہے کہ ''رات کے وقت اپنے مشکیزہ کا منہ بند کردو'' آج کل جب کہ ہم پینے کے لئے پانی پکاتے ہیں پانی کو ٹھنڈا کرنے کے لئے جالی والا برتن ڈھکنا پڑتا ہے، ورنہ پانی ٹھنڈا نہیں ہوتا، موسم گرم ہو تو یوں بھی پانی ٹھنڈا ہونے میں بہت دیر لگتی ہے، اس حدیث کی رو سے بتائیں کہ ہم کیا طرزِ عمل اختیار کریں کہ پانی بھی ٹھنڈا ہوجائے اور ہم محفوظ بھی رہیں۔

ج:..... یہ حدیث شفقت علی الخلق کے قبیل سے ہے، مقصد یہ ہے کہ برتن کھلا چھوڑنے کی صورت میں اس پر کسی زہریلی چیز کے داخل ہونے اور گرنے کا اندیشہ ہے، اس لئے اس کو بند کرکے رکھا جائے۔ چنانچہ اگر برتن پر کوئی ایسی چیز رکھ دی جائے جس سے وہ خارجی اثرات سے محفوظ ہوجائے تو جائز ہے اور اس حدیث پر عمل ہوجائے گا۔ ☆☆☆

ہفت روزہ

# ختم نبوت

انٹرنیشنل

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد — مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — علامہ احمد میاں حمادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ ۱۹ تا ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ مارچ ۲۰۱۱ء شمارہ: ۱۲

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

## اس شمارے میں!

| | | |
|---|---|---|
| حضرت مولانا محمد احمد مدنی شہیدؒ | ۵ | مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ |
| تجارت و معیشت کے راہنما اصول | ۷ | ڈاکٹر محمد جنید ندوی |
| شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۰ | مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی |
| جرم کس کا ہے؟ | ۱۳ | غلام اکبر |
| موبائل اور انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں | ۱۵ | عبداللہ خالد قاسمی |
| قادیانیوں کی اپنی جماعت کے خلاف بغاوت | ۱۷ | سیف اللہ خالد |
| حضرت مولانا مفتی شمس الدینؒ کی رحلت | ۱۹ | مولانا محفوظ الرحمن شمس |
| بلدیہ ٹاؤن میں مرکز ختم نبوت کی افتتاحی تقریب | ۲۱ | مولانا عبدالحی مطمئن |
| قادیانی اعتراضات کے جوابات | ۲۵ | مولانا نذیر احمد تونسوی |

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

**زرِ تعاون بیرون ملک**

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

**زرِ تعاون اندرون ملک**

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۴۲۳۴۴۷۶، ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

# جنت کے مناظر

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

## اہلِ جنت کا لباس اور کپڑے

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہلِ جنت کے بدن بالوں سے صاف ہوں گے، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی، نہ ان کی جوانی ڈھلے گی، نہ ان کے کپڑے میلے اور بوسیدہ ہوں گے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۷)

"جُرْدٌ" اَجرد کی جمع ہے، اس شخص کو کہتے ہیں جس کے بدن پر بال نہ ہوں، مطلب یہ کہ دُنیا میں بدن پر جو بال ہوتے ہیں (جن میں غیرضروری بال بھی داخل ہیں) اہلِ جنت کے بدن پر وہ نہیں ہوں گے، بلکہ ان کے بدن صاف شفاف ہوں گے۔

"مُرْدٌ" اَمرد کی جمع ہے، بے ریش لڑکے کو "اَمرد" کہتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اہلِ جنت اپنی صحت وقوت کے اعتبار سے نوعمر ہوں گے، جن کے چہرے پر داڑھی نہیں آئی ہوگی، یہ مطلب نہیں کہ وہ داڑھی صاف کراتے ہوں گے۔

یہ جو مشہور ہے کہ جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون علیہم السلام اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے داڑھی ہوگی، محض غلط اور بے اصل ہے۔

"کُحل" اکحل کی جمع ہے، اس شخص کو کہتے ہیں جس کی آنکھیں سرگیں ہوں، اہلِ جنت کی آنکھیں قدرتی طور پر سرگیں ہوں گی سرمہ لگانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد خداوندی "وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ" (الواقعہ:۳۴) کے بارے میں فرمایا کہ: ان کی بلندی ایسی ہوگی جیسے آسمان اور زمین کے درمیان کا فاصلہ ہے، یعنی پانچ سو سال کی مسافت۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۷)

اس حدیث کی شرح خود امام ترمذی رحمہ اللہ نے بعض اہلِ علم سے نقل کی ہے کہ یہ درجات جنت میں ہوں گے اور جن کے ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کا فاصلہ ہوگا، گویا "فرشِ مرفوعہ" سے درجاتِ جنت کی بلندی مراد ہے، واللہ اعلم!

## جنت کے پھلوں کا بیان

"حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سدرۃ المنتہیٰ" کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: اس کی شاخوں کے سائے میں سوار ایک سال تک چلتا رہے گا، یا یہ فرمایا کہ: سو سوار اس کے سائے میں آسکیں گے (راوی کو شک ہے کہ وہ بات فرمائی تھی یا یہ) اس پر گرنے والے پروانے سونے کے ہیں اور اس کے پھل گویا بڑے بڑے مٹکے ہیں۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۷)

## جنت کے پرندوں کی شان

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ: کوثر کیا چیز ہے؟ فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے، یعنی جنت میں، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے، اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اُونٹوں کی گردنوں جیسی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ پرندے تو بہت ہی خوب ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کھانے والے ان سے بڑھ کر خوش قسمت ہیں۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۷)

## جنت کے گھوڑوں کی شان

"حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ: یا رسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ فرمایا کہ: اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل فرمادیا تو جب بھی تجھے خواہش ہوگی کہ تجھے سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے جو جنت میں جہاں بھی تو چاہے تجھے لے کر اُڑتا پھرے، تجھے ایسا گھوڑا عطا کردیا جائے گا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک اور شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ: کیا جنت میں اُونٹ بھی ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو وہ جواب نہیں دیا جو پہلے شخص کو دیا تھا، بلکہ یہ فرمایا کہ: اگر اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کردے تو تجھے جنت میں ہر وہ چیز ملے گی جس کو تیرا دل چاہے گا اور جس سے تیری آنکھیں لطف اندوز ہوں گی۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۷)

"حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا: یا رسول اللہ! میں گھوڑوں کو بہت پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو جنت میں داخل کردیا گیا تو تیرے پاس یاقوت کا گھوڑا لایا جائے گا، جس کے دو بازو ہوں گے، تجھے اس پر سوار کردیا جائے گا، پھر تو جہاں چاہے تجھے لے کر اُڑتا پھرے گا۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۷۷)

یہ روایت کمزور ہے، جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کی سند پر کلام کیا ہے، لیکن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت اس کی مؤید ہے، اور اس کے مضمون میں کوئی اشکال نہیں۔ جنت کی شان یہ ہے کہ اہلِ جنت جس چیز کی خواہش کریں گے، حق تعالیٰ شانہٗ ان کی چاہت پوری فرمائیں گے، پس اگر کسی کا گھوڑے کی سواری کو جی چاہے گا تو جنت کے شایانِ شان گھوڑا اس کو عطا کردیا جائے گا، جس کی شکل وصورت تو گھوڑے کی ہوگی، لیکن وہ دُنیا کے گھوڑوں جیسا نہیں ہوگا، بلکہ جنت کے یاقوت کا گھوڑا ہوگا جو ہوائی جہاز کی طرح پرواز کرے گا۔

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

اداریہ

## قافلۂ شہداء کے نئے مسافر

# حضرت مولانا محمد احمد مدنی شہید رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

۲۹ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ مطابق ۵ مارچ ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ کالعدم سپاہ صحابہ کراچی ڈویژن کے سابق صدر، ممتاز مذہبی راہنما اور سابق رکن قومی اسمبلی مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے برادر کبیر، حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کے خلیفہ مجاز، جامع مسجد اور جامعہ محمودیہ بفرزون کے بانی و مہتمم اور علاقہ بھر کی ہردلعزیز شخصیت مولانا محمد احمد مدنی اور ان کے صاحبزادے مولانا محمد ابوبکر مدنی کو خواجہ اجمیر نگری تھانہ کی حدود نارتھ کراچی سیکٹر ۵/بی۔ون الحمید چوک، یوٹیلٹی اسٹور کے سامنے موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے فائرنگ کرکے شہید کردیا۔ ''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، ان للّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیء عندہ باجل مسمی۔''

کچھ عرصہ سے اسلام دشمن قوتیں دین، اسلام اور مسلمانوں کو نیست و نابود اور ختم کرنے کے لئے ہر حربہ اور طریقہ استعمال کررہی ہیں، خصوصاً علمائے کرام کو پے در پے شہید کرکے وہ سمجھتی ہیں کہ شاید معاشرے سے ان کے کردار کو محدود یا ختم کردیا جائے گا، یہ ان کی بھول ہے، کیونکہ یہ دین اللہ کا ہے اور اللہ نے اسے باقی رکھنا ہے۔ دین رہے گا تو انشاء اللہ دین والے بھی رہیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''لاتزال طائفة من امتی علی الحق ظاہرین لایضر ہم من خالفہم حتی یأتی امر اللّٰہ۔''

(مشکوٰۃ ص:۵۸۳ کتاب الفتن)

ترجمہ: ''میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے گی (یعنی عملی طور پر بھی اور علمی طور پر بھی دین کے صحیح راستہ پر چلنے والی ہوگی اور دشمنان دین پر غالب رہے گی) اس جماعت کا کوئی بھی مخالف و بدخواہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا تا آنکہ خدا کا حکم آئے۔''

دین کا دشمن، دین اور اہل دین کو مٹانے اور ختم کرنے کی کتنی اسکیمیں اور پلان بنالے، انجام کار وہ ناکام و نامراد ہی رہے گا۔ قرآن وسنت اور تاریخ میں کتنی مثالیں موجود ہیں کہ وقت کے جابر، ظالم، سرکش اور دین دشمن، ظلم وتشدد، بربریت و بہیمیت کا مظاہرہ کرنے کے باوجود خائب و خاسر رہے اور اللہ کے دین کے پیغامبر، مبلغ، مصلح اور انبیاء کے وارث اذیتوں، تکلیفوں اور شہادتوں کے باوجود بھی کامیاب و کامران ہوئے۔ دین کا دشمن علمائے کرام کو شہید کرکے ان کی دنیا تاریک کرتا ہے، لیکن وہ یہ نہیں سمجھتا کہ وہ یہ گھناؤنا جرم کرکے اپنی آخرت تاریک کررہا ہے۔

حضرت مولانا محمد احمد مدنی شہیدؒ نے اپنی ساری زندگی دین کی اشاعت، تبلیغ دین کو سربلند کرنے اور سربلند رکھنے میں گزاری۔ مسجد، مدرسہ اور خانقاہی نظام سے ان کا ربط وتعلق انتہائی مضبوط تھا۔ دجالی فتنوں کے مقابلہ میں وہ کسی رو رعایت اور رواداری کے قائل نہ تھے، اس جرم بے گناہی کی پاداش میں ۲۰۰۵ء

میں بھی ان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا، جس میں ان کے صاحبزادے حافظ محمد عبداللہ شہید اور خود مولانا زخمی ہوگئے تھے۔ دشمن نے اب دوسری بار حملہ کراکے انہیں اور ان کے ایک اور صاحبزادے کو دینی برادری، اعزہ اقربا اور ان کے متعلقین سے جدا کردیا ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل ملاحظہ ہو:

”کراچی (اسٹاف رپورٹر)..... ٹارگٹ کلنگ کا واقعہ نیو کراچی میں پیش آیا جہاں نیو کراچی تھانے کی حدود سیکٹر فور بے فرید چوک کے قریب سوزوکی ہائی روف نمبر EA-4111 پر موٹر سائیکلوں پر سوار ۳ مسلح ملزمان نے اندھا دھند فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار کالعدم سپاہ صحابہ کراچی ڈویژن کے سابق صدر اور جامع مسجد و مدرسہ محمودیہ مدنی کے بانی مولانا محمد احمد مدنی ولد مولانا زکریا اور ان کا بیٹا مولانا ابوبکر موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ فائرنگ سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا اور تمام دکانیں و کاروبار بند ہوگیا، اطلاع ملنے پر پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور لاشوں کو عباسی شہید ہسپتال پہنچایا۔ اس سلسلے میں اہلسنت والجماعت کے رہنما مولانا اورنگزیب فاروقی نے بتایا کہ مقتول مولانا محمد احمد مدنی کالعدم سپاہ صحابہ کے مقتول سربراہ مولانا اعظم طارق کے سوتیلے بھائی تھے..... نیو کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعہ میں جاں بحق ہونے والے مولانا محمد احمد مدنی بفرزون سیکٹر 15-A/3 میں قائم جامع مسجد و مدرسہ محمودیہ مدنی کے بانی تھے اور مدرسے سے متصل ہی ان کی رہائش گاہ تھی۔ انہوں نے بتایا کہ مقتول ۵ بچوں کے باپ تھے اور ان کا آبائی تعلق خانیوال سے تھا، اس سلسلے میں پولیس کا کہنا ہے کہ مقتول مولانا محمد احمد مدنی کے اہل خانہ نے بتایا وہ موبائل فون پر کسی سے بات کرنے کے بعد نیو کراچی فرید چوک تک جانے کا کہہ کر گھر سے نکلے تھے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں کسی نے فون کرکے بلایا تھا، پولیس کا کہنا ہے کہ مقتول مولانا محمد احمد مدنی کے ایک بیٹے مولانا محمد عبداللہ کو ۷ر جولائی ۲۰۰۵ء میں دہشت گردوں نے فائرنگ کرکے ہلاک کردیا تھا، مولانا محمد احمد مدنی کو نائن ایم ایم پستول کی ۳ گولیاں سر اور سینے پر لگیں، جس سے ان کی موت واقع ہوگئی۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے نائن ایم ایم پستول کے خول اور مقتول کی گاڑی تحویل میں لے لی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقتول کے طالب علموں اور اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کی بڑی تعداد عباسی شہید ہسپتال پہنچ گئی جبکہ پولیس کے افسران بھی ہسپتال پہنچ گئے۔ واقعے کے بعد علاقے میں پولیس اور رینجرز کا گشت بڑھا دیا گیا ہے.....“

(روزنامہ جنگ کراچی، ۹ر مارچ ۲۰۱۱ء)

یوں لگتا ہے کہ پاکستان خصوصاً کراچی میں علمائے کرام کا قتل عام ایک سوچا سمجھا منصوبہ اور طے شدہ اسکیم ہے جو وقفے وقفے سے روبہ عمل لائی جارہی ہے۔ اس لئے کہ ایک عالم، بزرگ اور مقتدا و راہنما کی شہادت سے لگنے والا گھاؤ اور کاری زخم بھرتا نہیں کہ دوسرے بزرگ اور عالم کے المناک قتل اور شہادت کی خبر آجاتی ہے، گویا ہر عالم اور دین دار دہشت گردوں کی زد اور نشانہ پر ہے، انہیں جب، جہاں اور جیسے ہی موقع ملتا ہے وہ اپنی کارروائی کرکے اطمینان سے فرار ہوجاتے ہیں۔ سب سے تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ گولیوں کا نشانہ بننے والے علمائے کرام میں سے آج تک کسی کے قاتل کو سزا تو کیا ہوتی ان میں سے کوئی گرفتار نہیں ہوا اور جو نام نہاد گرفتار ہوا وہ بھی چھوٹ گیا۔

سوال یہ ہے کہ یہ قاتل اور دہشت گرد کون لوگ ہیں؟ ان کی پشت پناہی کرنے والی کون سی قوتیں ہیں جو اس طرح علمائے کرام کو شہید کراکر حکومت اور عوام کو کیا پیغام دینا چاہتی ہیں اور اس دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ سے کیا کیا فوائد اور مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہیں؟

حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ ان ملک دشمن اور دین دشمن لابیوں، قوتوں اور ان کے آلہ کاروں کو تلاش کرکے انہیں کیفر کردار تک پہنچائے، ورنہ اندیشہ ہے کہ ان کے منہ کو لگنے والا خون کہیں حکومتی ایوانوں تک سرایت نہ کرجائے۔ ولا فعل اللہ ذالک۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں

# تجارت و معیشت کے رہنما اصول

ڈاکٹر محمد جنید ندوی

## میثاق مدینہ

### چھوٹی سی دولتِ مشترکہ کا قیام

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے اطراف میں بسنے والے حامی قبائل اور یہودیوں سے معاہدے کئے جو سیاسی اور اجتماعی اہمیت کے حامل تھے۔ اس قسم کے معاہدوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی سی دولت مشترکہ قائم کرلی، آج بھی یہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے تاکہ سیاسی، اجتماعی اور معاشی فوائد حاصل کئے جاسکیں۔

میثاق مدینہ سے خارجہ پالیسی اور بقائے باہمی کے زریں اصول بھی سامنے آتے ہیں۔ اسلام سے ہٹ کر کوئی عقیدہ یا دین اپناتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے جینے کا حق حاصل نہیں بلکہ اسلام نے مذہبی آزادی اور رواداری کا وہ عظیم معیار پیش کیا ہے، جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔

### ملازمین کے حقوق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لونڈی اور غلام تمہارے بھائی ہیں، جنہیں اللہ نے تمہارے تصرف میں دے رکھا ہے، تو جس بھائی کو اللہ نے تم میں سے کسی کے تصرف میں دے رکھا ہو، اس کو چاہئے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہ کپڑا پہنائے جو خود پہنتا ہے اور اس پر کام کا اتنا بوجھ نہ ڈالے جو اس کی طاقت سے باہر ہو، اگر اس پر کسی ایسے کام کا بوجھ ڈالے جو اس کی طاقت سے باہر ہو اور وہ اسے نہ کر پا رہا ہو تو چاہئے کہ اس کام میں اس کی مدد کرے۔ (بخاری و مسلم)

### تجارت کی اہمیت اور تاجروں کے لئے ہدایات

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں: کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کمائی کے ذرائع میں سے کون سا ذریعہ سب سے زیادہ عمدہ اور پاکیزہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور دیانت دارانہ تجارت۔'' (مشکوٰۃ)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچے اور امانت دار تاجر کو نبیوں، صدیقوں اور شہداء کی معیت و رفاقت نصیب ہوگی۔'' (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''تجارت میں بہت زیادہ قسم کھانے سے بچو، یہ چیز وقتی طور پر تو تجارت کو فروغ دیتی ہے لیکن برکت ختم کردیتی ہے۔'' (مسلم، ابوداؤد)

حضرت قیس ابوغرزہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم تاجروں کو ''سماسرہ'' کہا جاتا تھا۔ ایک دن آپؐ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں اس سے بہتر نام دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے تاجرو! مال کے بیچنے میں بہت سی لایعنی باتیں کہنے اور جھوٹی قسم کھانے کا امکان ہوتا ہے، لہٰذا تم لوگ صدقہ کردو تاکہ لغزشوں کا کفارہ ہوسکے۔'' (ابوداؤد)

### خراب مال کا عیب نہ چھپانا

حضرت واثلہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی تاجر کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز بیچے اور اس کے اندر جو عیب ہے اسے بیان نہ کرے۔'' (المنتقیٰ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلے کے تاجر کے پاس پہنچے اور غلے کے اندر ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ اندر کے حصے میں کچھ نمی موجود ہے۔ آپؐ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: بارش سے بھیگ گیا ہے، آپؐ نے فرمایا: پھر اوپر کیوں نہ رکھا؟ اس کے بعد فرمایا: جو لوگ ہم کو دھوکا دیں وہ ہم میں سے نہیں۔'' (مشکوٰۃ)

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے کامیاب تجارت کے زریں اصول سامنے آتے ہیں۔ دیانت داری اور کسب حلال کا چولی دامن کا ساتھ ہے، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کی اس عظمت رفتہ کے آثار اب غیروں کے پاس دیکھنے کو ملتے ہیں اور خود مسلمان ان سے تہی دامن ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آج بھی ان اصولوں پر عمل پیرا ہوکر مسلمان دنیا کی تجارت میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کریں۔

### احتکار (ذخیرہ اندوزی) کی ممانعت

''احتکار'' کے معنی ہیں ضرورت کی اشیاء کو روک لینا، بازار میں نہ لانا اور قیمتوں کے خوب چڑھنے کا انتظار کرنا اور جب قیمتیں چڑھ جائیں، تب مال کو باہر نکالنا اور خوب نفع کمانا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذہنیت پر ضرب لگائی ہے، یہ ذہنیت

انسان کو سنگ دل اور بے رحم بنا دیتی ہے اور یہ چیز اسلام کے منافی ہے کیونکہ اسلام تو بنی نوع انسان کے ساتھ رحمت وشفقت کی تعلیم دیتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا: ”جس تاجر نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہگار ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تاجر اشیائے ضرورت کو نہیں روکتا بلکہ وقت پر بازار میں لاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا مستحق ہے۔ اسے اللہ رزق دے گا اور اشیائے ضرورت کو روکنے والا ملعون ہے (وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہے، کیونکہ اس نے بُرا فعل کیا)۔ (ابن ماجہ)

حضرت معاذؓ کہتے ہیں، میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ”کتنا بُرا ہے اشیائے ضرورت کو روک رکھنے والا آدمی؟ اگر چیزوں کا بھاؤ گرتا ہے تو اسے غم ہوتا ہے اور گرانی آتی ہے تو خوش ہوتا ہے۔“ (مشکوٰۃ)

## محنت کی عظمت

ایک صحابیؓ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے دیکھا کہ ان کے ہاتھوں پر کچھ نشانات ہیں، دریافت فرمایا: کیا تمہارے ہاتھوں پر کچھ لکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے اور بال بچوں کے لئے روزی کمانے کی خاطر پتھروں پر کدال چلاتا ہوں، محنت ومشقت سے ہاتھوں پر گٹے پڑ گئے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس جفاکش ساتھی کی یہ بات سن کر اسے محبت بھری نظروں سے دیکھا اور اس کے ہاتھ چوم لئے، آپؐ کے اس مبارک فعل سے محنت کشوں کی حوصلہ افزائی ہوئی، اس صحابیؓ کی مسرت کا کیا عالم ہوگا، جس کے ہاتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چومے، سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ”محنت ومشقت کرکے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔“ (ریاض الصالحین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہترین کمائی مزدور کی کمائی ہے بشرطیکہ اپنے مالک کا کام خیر خواہی اور خلوص سے انجام دے۔“ (مسند احمد)

اسلام اپنے پیروکاروں کو جدوجہد اور محنت کا عادی بنانا چاہتا ہے۔ سستی اور کاہلی کو اسلام ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے، اس لئے اسلامی تعلیمات میں جا بجا محنت کی عظمت اور کام کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ آنے والے واقعے سے اس بات کی مزید تائید ہوتی ہے۔ ایک صاحب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امداد طلب کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اپنے پاس سے کچھ عطا فرمایا اور نہ دوسروں سے دلوایا بلکہ سائل سے یہ دریافت کیا کہ اس کے پاس کوئی شے موجود ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان کے پاس ٹاٹ کا ٹکڑا ہے، جس کے ایک حصے کو اوڑھتے اور دوسرے حصے کو بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ بھی ہے جس میں پانی پیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ٹاٹ اور پیالہ منگوایا، پھر آپؐ نے خود ان کی بولی لگوا کر دو درہم میں فروخت کئے، ایک درہم اسے کھانے پینے کے لئے عطا فرمایا اور دوسرے درہم سے کلہاڑی خرید کر لانے کی ہدایت فرمائی، کلہاڑی آنے پر اپنے دست مبارک سے دستہ لگایا اور فرمایا کہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاؤ اور بیچو اور پندرہ دن سے پہلے میرے پاس نہ آنا، پندرہ دن بعد خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ دس درہم آمدنی ہوئی ہے، جس میں چند کپڑے خریدے اور باقی درہم سے غلہ مول لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن بھیک مانگنے کے داغ والے چہرے سے آؤ۔“ (ابوداؤد وترمذی)

## گداگری اور سوال سے نفرت

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ابر کرم ہر وقت برستا رہتا تھا لیکن کسی کا بے ضرورت سوال کرنا، آپؐ پر سخت گراں گزرتا تھا ارشاد فرماتے: ”اگر کوئی شخص لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر لاد کر لائے اور بیچ کر اپنی آبرو بچائے، اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔“ (بخاری)

ایک مرتبہ چند انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمایا، پھر جب تک کچھ رہا آپؐ نے ان کی درخواست رد نہ فرمائی، جب کچھ نہ رہا تو فرمایا: میرے پاس جب تک کچھ مال رہے گا، میں تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا، لیکن جو شخص اللہ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کو سوال اور گداگری کی ذلت سے بچائے تو اللہ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور جو خدا سے غنی کا طالب ہوتا ہے، وہ اس کو غنی مرحمت فرماتا ہے اور جو صبر کرتا ہے اللہ اس کو صابر بنا دیتا ہے اور صبر سے بہتر اور وسیع دولت کسی کو نہیں دی گئی ہے۔ (صحیح بخاری)

حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ دو صاحبان آکر شامل ہوگئے۔ آپؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ تنومند اور تندرست معلوم ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو میں اس میں سے تمہیں دے سکتا ہوں، لیکن غنی، تندرست اور کام کرنے والے لوگوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔“ (ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ)

قبیصہ نامی ایک صاحب تھے، مقروض ہوگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی حاجت بیان کی۔ آپؐ نے عطا فرما کر ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! سوال کرنا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا صرف تین اشخاص کو روا

ہے، ایک اس شخص کو جو قرض سے زیر بار ہو، لیکن ضرورت پوری ہوجائے تو مانگنے سے رک جائے، دوسرے اس شخص کو جس پر ایسی ناگہانی مصیبت آجائے جو اس کا تمام مالی سرمایہ برباد کردے، وہ حالت کے کسی قدر درست ہوجانے تک مانگ سکتا ہے۔ تیسرے اس شخص کو جو مبتلائے فاقہ ہو اور محلے کے تین معتبر آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ اسے فاقہ ہے۔ ان کے علاوہ جو کوئی مانگ کر حاصل کرتا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الصدقات)

### معاشی جدوجہد

ایک مرتبہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، صحابہ کرامؓ نے دیکھا کہ وہ رزق کے حصول میں بہت متحرک ہے اور پوری دلچسپی لے رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر اس شخص کی یہ دوڑ دھوپ اور دلچسپی اللہ کی راہ میں ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر وہ اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کے لئے دوڑ دھوپ کررہا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگی اور اگر اپنی ذات کے لئے کوشش کررہا ہے اور مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچا رہے تو یہ کوشش بھی فی سبیل اللہ شمار ہوگی۔“ (ترغیب بحوالہ طبرانی)

☆☆..........☆☆

## مرزائیوں کی اکثریت مرزا قادیانی کے عقائد سے ناواقف ہے

گوجرہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ دارالقرآن سراجیہ پیرہ روڈ گوجرہ میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر پروگرام منعقد کیا گیا، جس کی صدارت صوفی اشفاق اللہ مجددی اور نگرانی مخدوم میاں محمد باہو نقشبند نے کی۔ اس مبارک پروگرام میں تلاوت اور نعت شریف کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور ختم نبوت سے متعلق زوردار بیانات ہوئے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا محمد خبیب نے مرزا قادیانی کی پہلی پچاس سالہ زندگی اور اس کے عقائد اور بعد کی سترہ سالہ زندگی اور اس کے عقائد کا تقابلی جائزہ اور کذب صریح پر مدلل گفتگو کی۔ بعد ازاں قادیانیت سے تائب ہونے والے برادر عرفان محمود برق نے کتب مرزا اور مرزا کے جھوٹے دعووں پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آج مرزائیوں کی اکثریت مرزا قادیانی کے عقائد سے ناواقف ہے۔ قادیانیوں کو مرزا قادیانی کی اصل کتب سے دور رکھا جاتا ہے تاکہ ان پر حقیقت واضح نہ ہوجائے۔ اس کے برعکس مسلمانوں کے خلاف اتنا تعصب بھرا جاتا ہے کہ ”وہ تم کو کافر کہتے ہیں، تم اپنے عقائد پر جم کر دعوت دو۔ مرزائیت ہی اصل مذہب ہے“۔ معاذ اللہ۔ انہوں نے کہا کہ اب پہلے جیسی بات نہیں رہی۔ قادیانیوں میں بغاوت کے جذبات جنم لے رہے ہیں۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب تمام قادیانی اسلام کی گھنی چھاؤں میں پناہ لیں گے۔

### سات روزہ ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ عزیزیہ اشرف کالونی گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سات روزہ ختم نبوت کورس منعقد کیا جارہا ہے۔ ۱۶/ اپریل تا ۲۱/ اپریل ۲۰۱۱ء تک اس کورس میں عقیدۂ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام، نزول مسیح علیہ السلام، رد قادیانیت و عیسائیت کے اہم موضوعات پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرات لیکچر دیں گے اور اختتامی تقریب سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ خطاب فرمائیں گے اور انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔ لیکچرار حضرات میں مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا غازی عبدالرشید فیصل آباد کے اسمائے گرامی ہیں جبکہ مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ معاونت کریں گے۔ اہل علاقہ اور قرب جوار کے شائقین سے اپیل ہے کہ اس ختم نبوت کورس میں شرکت فرمائیں۔

## مذہبی فسادات کرانے کی سازش

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا مجاہد مختار و دیگر نے اپنے مشترکہ بیان میں جامعہ محمودیہ کے مہتمم مولانا محمد احمد مدنیؒ اور ان کے صاحبزادے کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ میں منافرت پھیلانے اور مذہبی فسادات کرانے کی سازش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت علمائے کرام کو تحفظ دینے میں ناکام ہوچکی ہے۔ آئے دن سیاسی، مذہبی شخصیات اور بے گناہ شہریوں کی شہادت و قتل و غارت گری سے حکومتی دعووں کی قلعی کھل گئی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دہشت گردوں اور سفاک قاتلوں کو کھلی چھوٹ دے دی گئی ہے۔ ان رہنماؤں نے علمائے کرام کی شہادت میں ملوث مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ علماء نے عوام سے اپیل کی کہ وہ امت مسلمہ کو آپس میں لڑانے کی سازش کو ناکام بنادیں۔

حیات وخدمات

جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مہتمم شیخ الحدیث

# حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

استاذ العلماء، حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ نائب مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور ۲۳؍جنوری ۲۰۱۱ء کو انتقال فرماگئے۔ مرحوم نے زندگی کی ۷۶ بہاریں دیکھیں۔ باغ و بہار طبیعت کے مالک تھے، جہاں ایک کامیاب مدرس تھے، وہاں ایک منجھے ہوئے خطیب بھی تھے، بہت سارے علماء کرام اور اساتذہ کے اسباق سننے کا موقع ملا، مولانا وہ واحد استاذ تھے جن کے سبق کے دوران دارالحدیث میں نعروں کی گونج سنائی دیتی تھی۔

مولانا اشرفی نے کم وبیش نصف صدی جامع مسجد الحسن جامعہ اشرفیہ میں جمعۃ المبارک کے خطبات دیئے، آپ کے خطاب کو سننے کے لئے لاہور کے صاحبان علم وفضل شرکت کرتے، ہر جمعہ کو ایک نیا وعظ ہوتا جو اپنے اندر نصیحت وموعظت کا پہلو لئے ہوتا۔

مولانا چنیوٹ اور چناب نگر کی مرکزی ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت فرماتے رہے اور اسٹیج کے موضوع کے مطابق شاندار اور جامع ومانع گفتگو فرماتے۔ ذیل میں ان کی چناب نگر کانفرنس میں کی گئی تقریر کے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

مولانا نے فرمایا:

''جب میدان محشر بپا ہوگا تو ہر انسان ''نفسی، نفسی'' پکار رہا ہوگا اور سورج چند میلوں کی اونچائی پر ہوگا، ہر انسان اپنے عرق میں غرق اور پسینہ سے شرابور ہوگا اور کائنات چل کر حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگی اور درخواست کرے گی کہ آپ ہمارے ابا ہیں، جد امجد ہیں، اللہ پاک سے ہماری سفارش فرمائیں کہ ہمارا حساب وکتاب جلدی شروع کیا جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: ''نفسی ،نفسی اذهبو الی غیری'' مجھے تو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں، آپ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں جائیں، جنہوں نے ساڑھے نوسو سال تبلیغ کی، تو تمام انسان حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام بھی عذر فرمائیں گے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی عذر فرمائیں گے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی عذر فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ریفر کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی معذرت کردیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا مشورہ دیں گے۔ جب تمام انسانیت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگی تو آپ فرمائیں گے: ''انا لها انا لها'' اور یہ فرماکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں چلے جائیں گے اور فرمایا کہ سجدہ میں اللہ پاک کی حمد وثنا کے ایسے گن گائیں گے کہ ایسی تعریف کسی نے نہ کی ہوگی اور نہ آئندہ کوئی کرسکے گا، تو اللہ پاک فرمائیں گے: ''ارفع رأسک یامحمد اشفع تشفع ، سل تعطی، قل تسمع ''یعنی آپ فرمائیں آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیں دیا جائے گا، سفارش کریں آپ کی سفارش کو قبول کیا جائے گا۔ تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: ''امتی، امتی'' پروردگار عالم میری امت کی مغفرت فرما، یااللہ! میری امت کی مغفرت فرما۔''

ایک اشکال اور اس کا جواب، اس پر مولانا نے ایک اشکال اور اس کا جواب ذکر فرمایا: اشکال یہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صرف امت مسلمہ نہیں بلکہ تمام انسانیت حاضر ہے، رحمۃ للعالمینی کا تقاضا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کے لئے مغفرت کی دعا فرمائے نہ کہ صرف امت مسلمہ کے لئے۔

جواب فرمایا کہ نبوت دو قسم پر ہے: ذاتی، عرضی۔ عام فہم کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسے روشنی دو قسم پر ہے ایک ذاتی، دوسری عرضی، چاند ستارے، دوسری جتنی روشنیاں ہیں یہ ذاتی نہیں بلکہ سورج سے مستفاد ومستعار ہیں، جبکہ سورج کی روشنی ذاتی ہے، ایسے ہی نبوت بھی دو قسم پر ہے، بالذات اور بالعرض۔

فرمایا حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام کی نبوتیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے مستعار ومستفاد ہیں، جبکہ آپ کی نبوت بالذات ہے کسی اور سے مستعار نہیں، جب اور انبیاء کرام کی نبوتیں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہوئیں تو آپ نبی الانبیاء ہوئے، یعنی نبیوں کے بھی نبی، جب آپ نبیوں کے نبی ہوئے تو

اور انبیاء کرام کی امتیں بطریق اولیٰ آپ کی امت ہوئی تو آپ کا فرمانا: ’’یا رب امتی، یا رب امتی‘‘ تو اس سے مراد تمام انسانیت ہے تو کوئی اشکال نہ رہا۔

## من عادیٰ لی ولیاً فقد آذنتہ بالحرب پر واقعہ:

حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفیؒ نے بتلایا کہ مشہور اہلحدیث اور احراری عالم دین مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کے جد امجد مولانا عبدالجبار غزنویؒ کی مسجد کے امام نے ایک محفل میں کہا کہ: ’’ابوحنیفہؒ کیا تھا، اسے صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں، جبکہ مجھے اتنی سو احادیث یاد ہیں‘‘ حضرت مولانا عبدالجبار غزنویؒ کو جب پتہ چلا کہ ان کی مسجد کے امام نے حضرت الامامؒ کے متعلق مندرجہ بالا جملے کہے ہیں تو حضرت مولانا نے فرمایا کہ: ’’اسے مسجد کی امامت سے فارغ کر دیا جائے‘‘ اور ساتھ ہی فرمایا کہ: ’’مجھے اس سے ارتداد کی بو آرہی ہے‘‘ چنانچہ کچھ عرصہ بعد وہ امام مسجد مرتد قادیانی ہوگیا، تو مولانا سے پوچھا گیا کہ واقعتاً وہ امام مرتد ہوگیا ہے؟ آپ نے اس کے ارتداد کی بُو کیسے محسوس کی؟ فرمایا: مجھے بھی حضرت امام ابوحنیفہؒ سے دسیوں مسائل میں اختلاف ہے لیکن بایں ہمہ ان کا احترام کرتا ہوں اور انہیں اپنے زمانہ کا ولی کامل مانتا ہوں، جب امام مذکور نے حضرت الامامؒ کی شان میں مندرجہ بالا جملے کہے تو میرا ذہن فوراً حدیث قدسی: ’’من عادیٰ لی ولیاً فقد آذنتہ بالحرب‘‘ کی طرف چلا گیا اور میں نے کہا کہ اب اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ سے امام نہیں بچ سکتا اور ساتھ ہی فرمایا کہ جب دو فریقوں کے درمیان جنگ ہوتی ہے تو ہر فریق دوسرے فریق کی متاع عزیز پر حملہ آور ہوتا ہے اور انسان کی متاع عزیز اس کا ایمان ہے تو اللہ پاک نے اسے متاع ایمان سے محروم کر دیا۔ یہ واقعہ مولانا داؤد غزنویؒ کی سوانح ’’سیدی و ابی‘‘ جسے مولانا کے فرزند ارجمند مولانا سیّد پروفیسر ابوبکر غزنویؒ نے مرتب کیا ہے، اس میں بھی موجود ہے۔

مولانا اشرفیؒ نے ’’مسجد مولانا احمد علی لاہوریؒ‘‘ اچھرہ میں قاری علیم الدین شاکر حفظہ اللہ کی دعوت پر ان کے ختم قرآن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دو واقعات بیان فرمائے پیش خدمت ہیں:

۱:... مسئلہ ’’خلق قرآن‘‘ حضرت امام احمد بن حنبلؒ معتزلی خلیفہ نے سخت ترین سزائیں دیں۔ اس کے بدلہ میں حضرت امام ابن حنبلؒ کو ستر مرتبہ اللہ پاک پروردگار عالم کا دیدار نصیب ہوا تو حضرت الامامؒ نے اللہ پاک سے التجا کی کہ: ’’پروردگار! اپنے قرب کا کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیں تاکہ وہ پڑھنے سے مجھے آپ کا قرب نصیب ہو‘‘ تو جواب میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ’’احمد! میرے قرآن کی تلاوت کیا کریں، جس سے میرا قرب نصیب ہوگا‘‘ عرض کی کہ سوچ سمجھ کر پڑھوں (یا ترجمہ و تفسیر) یا بغیر سوچے سمجھے بھی آپ کا قرب نصیب ہوگا؟ فرمایا: سوچ سمجھ کے پڑھو یا بغیر سوچے سمجھے، دونوں حالتوں میں قرب خداوندی نصیب ہوگا۔

۲:... فرمایا: ’’حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو خواب میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپؐ نے اپنا رخ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ حضرت الامامؒ نے التجا کی کہ آقا کیا میرا موقف صحیح نہیں ہے؟ فرمایا: آپ کا موقف صحیح ہے۔ مجھے شرم محسوس ہورہی ہے کہ میرے چچیرے بھائیوں نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟‘‘

اللہ پاک نے تدریس کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا خاص ذوق اور ملکہ عنایت فرمایا تھا، آپ عام گفتگو میں وہ باتیں کہہ جاتے جن میں نصیحت و موعظت کا پہلو نمایاں ہوتا تھا۔

ایک اور واقعہ ....ایک مرتبہ میں اپنے دفتر مسلم ٹاؤن نزد مسجد عائشہ لائبریری والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا، حضرت مرحوم کچھ رفقاء کے ساتھ تشریف لے آئے، ان میں غالباً حضرت مولانا فضل الرحیم مدظلہ بھی تھے۔ بندہ نے علیک سلیک کے بعد آمد کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ یہ آزاد بھٹی ہیں ناں! انہوں نے ایک لڑکی کو قادیانیت سے تائب کیا ہے۔ بندہ نے عرض کیا کہ صرف قادیانیت سے تائب کیا یا شادی بھی کرلی؟ فرمایا کہ نکاح بھی کرلیا، لہٰذا آپ اسے سرٹیفکیٹ بنا کردیں۔

بندہ نے عرض کیا کہ جس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے وہی صاحب سرٹیفکیٹ بنا کردیں، تو مولانا نے فرمایا کہ لڑکی نے اسلام تو میرے ہاتھ پر قبول کیا، میں نے عرض کیا کہ حضرت سرٹیفکیٹ بھی آپ ہی بنا کردیں۔ فرمایا کہ: اس سلسلہ میں سرٹیفکیٹ ختم نبوت کے دفتر ہی کا قابل قبول ہوگا، تو بندہ نے سرٹیفکیٹ بنا کردیا، جس میں تحریر کیا:

میں مسمّاۃ...... بنت...... خداوند قدوس کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اس بات کا اعلان و اعتراف کرتی ہوں کہ میں مدعی نبوت آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی کو دعویٰ نبوت میں کذاب، دجال، مرتد، دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی سمجھتی ہوں۔ نیز مرزا قادیانی کو نبی، مذہبی مصلح اور ریفارمر ماننے والے لاہوری اور قادیانی گروپوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہوں۔ نیز آئندہ میرا قادیانی اور لاہوری گروپوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہ ہوگا چاہے میرے والدین ہی کیوں نہ ہوں۔

نیز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ہاتھ پر استاذ العلماء مولانا عبدالرحمن اشرفی اور مولانا فضل الرحیم اشرفی کی موجودگی میں اسلام قبول کرتی ہوں، نیز دعا

کی درخواست کرتی ہوں کہ میری اسلام پر استقامت کی دعا فرمائیں۔ کچھ دنوں کے بعد پیغام ملا کہ مولانا عبدالرحمنؒ یاد فرما رہے ہیں۔ بندہ حاضر ہوا تو برادر مکرم حافظ اسعد عبید صاحب کو بلایا اور بتلایا کہ اسعد گرفتار ہوگیا تھا، بندہ نے وجہ دریافت کی تو بتلایا کہ منظور احمد وٹو کے (تب وزیر اعلیٰ پنجاب) کے حکم سے اسعد عبید کو گرفتار کرلیا گیا تھا اور ساتھ ہی فرمایا کہ منظور وٹو میں قادیانیت کے جراثیم موجود ہیں، اس وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔

بندہ نے عرض کیا کہ راقم الحروف نے اسی وجہ سے آنجناب اور مولانا فضل الرحیم مدظلہ کا نام لکھا تھا جو میرے لئے تعویذ ثابت ہوا۔ بہر حال مولانا نے پچاس سال تک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، اور آپ کے خطبہ جمعہ میں دور دراز سے حضرات تشریف لاتے۔

رمضان المبارک میں صبح کی نماز کے بعد ایک پارہ کا خلاصہ بیان فرماتے، جس میں لاہور شہر سے دور دراز سے لوگ شرکت کرتے اور مضامین قرآن سے اپنے دلوں کو گرماتے۔

ایک مرتبہ شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا ذکر خیر چل نکلا تو اس پر فرمایا کہ ایک اہم دینی مسئلہ پر گفتگو ہورہی تھی تو مولانا لدھیانویؒ نے اپنی رائے پیش کی تو جامعہ کے ایک استاذ جو اپنے زمانہ کے ہزاروں علماء کرام سے علمی اعتبار سے فائق تھے نے حضرت لدھیانویؒ کو کہا کہ: ”مولوی صاحب! یہ مسئلہ آپ کی پہنچ سے بہت دور ہے۔“ خیر حضرت لدھیانویؒ نے اپنی رائے پر اصرار نہ فرمایا۔

مولانا نے یہ واقعہ سنا کر کچھ دیر سکوت فرمایا اور بعد میں گویا ہوئے کہ امام احمد بن حنبلؒ فرمایا کرتے تھے کہ ”ہماری حقانیت کے فیصلے ہمارے جنازے کریں گے“ اشارہ اس طرف تھا کہ حضرت لدھیانویؒ کے جنازہ میں ہزاروں سے متجاوز مسلمانوں نے شرکت کی، جو ان کی عنداللہ اور عندالناس مقبولیت کی دلیل ہے، مولانا مرحوم ایک عرصہ تک چناب نگر کی سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں تشریف لاتے رہے اور شاندار خطاب فرماتے۔

بعد ازاں اپنی مسجد ”جامع مسجد الحسن“ میں ہر جمعہ کو بعد نماز عصر درود پاک کی محفل شروع فرمادی، جس کی وجہ سے ان کی تشریف آوری ختم ہوگئی۔ اتحاد بین المسلمین کے داعی اور علمبردار تھے، فرماتے تھے کہ بریلوی دیوبندی تنازعہ کو ختم کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ دیوبندی علماء کرام، بریلوی حضرات کے مدارس و مساجد میں جائیں تو انبیاء و اولیاء کرام کی شان پر تقاریر کریں اور بریلوی حضرات دیوبندیوں کے ہاں تشریف لائیں تو توحید باری تعالیٰ پر بیان کریں تاکہ ایک دوسرے کے متعلق گستاخ اور مشرک ہونے کا تاثر ختم ہوسکے، کافی عرصہ پہلے یہ بات بھی شہرت پذیر ہوئی کہ حویری شریف کے مشہور بریلوی پیر جناب خواجہ محمد معصوم صاحب نے انہیں خلافت عطا فرمائی۔ مولانا حکومتی اور عوامی حلقوں میں یکساں مقبول تھے، کئی ایک وزراء اور آفیسران کے خطبات جمعہ میں شرکت کرتے اور علمی استفادہ کرتے آپ کئی ایک حکومتی مناصب پر بھی فائز رہے۔ واحد مدرس تھے جن کے مسلم اور بخاری شریف کے اسباق کے دوران نعرے لگتے تھے جو ان کے طلبا میں قبول عام کی دلیل ہے۔

☆☆..............☆☆

ماہنامہ الفاروقیہ
ایمان کی پختگی ..........علم میں اضافہ
دین سیکھنے ..........فتنوں سے آگاہی
اہل علم کے تعارف ..........
ارباب اقتدار کی راہنمائی
اہل مدارس کی کارکردگی سے باخبر رہنے
اور صلاح وفلاح کے لیے
پڑھیے
الفاروقیہ
جامعہ فاروقیہ شجاع آباد
ہر قمری مہینے کے پہلے ہفتے ان شاء اللہ آپ کے پتہ پر پہنچا کرے گا
برائے رابطہ ماہنامہ الفاروقیہ جامعہ فاروقیہ ملتان روڈ شجاع آباد ملتان
فون 061-4396067 موبائل 0321-7332265,0322-6102570
فیکس 061-4396705 ای میل Alfarooqia@yahoo.com

# جرم کس کا ہے؟

غلام اکبر

اقلیتی امور کے آنجہانی وفاقی وزیر شہباز بھٹی کے بہیمانہ قتل پر غم و غصے کا اظہار ہر وہ شخص کرے جو ''انسانی زندگی'' کی قدر و قیمت کا احساس اور اندازہ رکھتا ہے۔ اہلِ پاکستان من حیث القوم وحشت و بربریت کے اس واقعے کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اس سنگین سانحے کے پیچھے جو بھی عوامل ہیں وہ ان تمام اصولوں کی نفی کرتے ہیں، جن پر اسلامی عدل کا ڈھانچہ کھڑا ہوتا ہے۔ کوئی بھی کلمہ گو اور نام لیوائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ اس قسم کی قتل و غارت میں ملوث ہو۔ اس واقعے یا اس نوعیت کے کسی بھی اور واقعے کے مکمل حقائق کو جانے بغیر آنکھیں بند کر کے الزام کا سارا بوجھ ''اسلامی انتہاپسندی'' پر ڈال دینا اگر مجرمانہ نہیں تو افسوسناک رویہ ضرور ہے۔

جس روز یہ افسوس ناک واقعہ ہوا اس رات ٹی وی چینلز پر کم از کم دو پروگرام ایسے چلے جن کا واحد مقصد ''اسلامی انتہا پسندی'' کو دہشت گردی کے ساتھ نتھی کر کے اسے شدید ترین گولہ باری کا نشانہ بنانا تھا۔ جن پروگراموں کا میں ذکر کر رہا ہوں ان کے شرکاء ''فکر و نظر'' کے اس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جو خود کو بڑے جارحانہ انداز میں ''روشن خیال'' قرار دیتا ہے اور جس کی ''روشن خیالی'' کا انجن ڈالروں کے ایندھن سے چلتا ہے۔

اس قبیلے کے مفکروں، دانشوروں، تجزیہ کاروں اور شمشیر زنوں سے آپ بخوبی واقف ہوں گے۔ میں کسی کا نام نہیں لوں گا۔ میرا مقصد کسی کی بھی دل آزاری نہیں۔ میں صرف ایک معصوم سا سوال ان سے پوچھنا چاہتا ہوں، ان کے ذہن کے آنگن میں اس وقت صفِ ماتم کیوں نہیں بچھتی جب درجنوں بلکہ سینکڑوں گھرانوں کے افراد ''دہشت گردوں'' کی تلاش میں آنے والے ڈرون طیاروں سے برسنے والی موت کا نشانہ بن جاتے ہیں؟ کیا ڈرون طیاروں سے فائر کیے جانے والے میزائلوں پر لکھا ہوتا ہے کہ:

''صرف فلاں فلاں دہشت گرد کو
نشانہ بنانا، بھولے سے بھی کوئی بے گناہ
تمہاری زد میں نہ آئے؟''

روشن خیال مفکروں دانشوروں اور تجزیہ کاروں کے اس قبیلے نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ ''نام نہاد دہشت گردی'' کے خلاف جنگ کے نام پر افغانستان میں (اور شاید اب پاکستان میں بھی) آگ اور موت کا کھیل اب تک ہزاروں بلکہ لاکھوں گھرانوں میں زندگی بھر کا ماتم بپا کر چکا ہے اور ان کا قصور صرف یہ تھا اور ہے کہ ان کی زندگی کی قیمت اور ان کے حقوق کی حرمت کی بات ''کسی این جی اوز'' نے نہیں کی۔ سب کا یہی خیال ہے کہ مرنے والے انسان نہیں تھے کیڑے مکوڑے تھے یا پھر زیادہ سے زیادہ مسلمان تھے۔

شہباز بھٹی کسی نامعلوم گولی کا نشانہ بن جائے تو ساری دنیا میں شور بلند ہوا اٹھتا ہے کہ ایک عیسائی کا قتل برداشت نہیں کیا جائے گا مگر سینکڑوں لوگ ماہانہ ڈرون حملوں کی زد میں آ کر زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں تو کوئی روشن خیال مفکر یہ سوال اٹھانے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ مرنے والوں کو موت کی سزا دینے کا فیصلہ کہاں ہوا، کہاں مقدمہ چلا، فردِ جرم کہاں عائد ہوئی اور مجرم کا تعین کہاں ہوا؟

اور پھر ہمارے روشن خیال مفکروں کو یہ یقین کیسے ہے کہ جن گولیوں نے شہباز بھٹی کی جان لی وہ ایسے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی بندوقوں سے نہیں نکلیں جن کی قیمت وطنِ عزیز میں بھیجے گئے کسی ریمنڈ ڈیوس نے ادا کی ہو؟

مارنے والوں نے اہتمام کر کے جائے واردات پر اپنی شناخت کا ثبوت چھوڑا، بتا گئے کہ ہم پنجابی طالبان ہیں۔ میں ''اسلامی انتہاپسندوں'' پر فردِ جرم عائد کرنے والے روشن خیال مبصروں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر طالبان پنجابی ہو سکتے ہیں تو امریکی نہیں ہو سکتے؟

کیا امریکا کے ڈالر ایسے طالبان پیدا نہیں کر سکتے جو ''اسلام'' کے نام پر ایسی کارروائیاں کریں جو ایک طرف تو ہمارے ریاستی عدم استحکام کا باعث بنیں اور دوسری طرف اسلام کے دشمنوں کو اسلام کے خلاف مورچہ بند ہو جانے کا جواز مہیا کریں؟

اس سارے قصے کے پیچھے مغرب کے ایوانوں سے اٹھنے والا یہ مطالبہ ہے کہ پاکستان میں ''ناموس رسالت'' کے حوالے سے جو قانون بنا تھا، اسے ختم کیا جائے۔

ہمارا المیہ یہ ہے کہ اس مطالبے کے خالقوں کو خود ہماری صفوں میں ایسے ''ہم نوا'' مل گئے ہیں جو مغرب کی خوشنودی کے لئے ملت اسلامیہ کے ان جذبات کو نظر انداز کرنا چاہتے ہیں جو صدیوں سے سینہ بہ سینہ ''نام لیوایان محمد ﷺ'' کے سینوں میں منتقل ہوتے رہے ہیں۔ دین اسلام اگر آج بھی پوری توانائیوں اور جولانیوں کے ساتھ دنیا کے نقشے پر مشرق سے مغرب تک پھیلا نظر آ رہا ہے تو صرف اس وجہ سے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں نے آپ ﷺ کے نام کی عظمت اور آپ کی ناموس کی اولیت پر جان دینے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ مغرب سے صلیبی سورماؤں کا سیلاب آیا، مگر اسلام ڈٹا رہا، منگولیا سے تاتاری اندھی موت اور تباہی بن کر اٹھی اور اپنے ساتھ بلخ و بخارا اور بغداد و دمشق کی عظمتوں کو تنکوں کی طرح بہا لے گئی، مگر اسلام ڈٹا رہا۔

یورپ کی نو آبادیاتی طاقتوں نے تقریباً پوری دنیائے ہلال کو اپنی غلامی میں لے لیا اور صدیوں تک ہم پر حکومت کی مگر اسلام ڈٹا رہا۔ اسلام اس لئے ڈٹا رہا کہ وہ ''رجل عظیم'' جس کی گواہی نے ہمیں ایک خدا اور ایک قرآن کو ماننے والا بنایا تھا، اس ''رجل عظیم'' کی ناموس اور حرمت پر جان نچھاور کردینا ہمیشہ ہمارا ایمان رہا۔ اگر اہل مغرب اور ہمارے روشن خیال مفکروں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تو جرم کس کا ہے؟

(روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۵ مارچ ۲۰۱۱ء)

## تحفظ ناموس رسالت پروگرام، بہاولنگر

بہاولنگر.... (مولانا محمد قاسم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے زیر اہتمام ماہ ربیع الاول میں تحفظ ناموس رسالت کے عنوان سے پورے شہر میں پندرہ پروگرام منعقد کئے گئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے وقت لیا گیا، چشتیاں پہنچے تو مبلغین ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے ضلعی جنرل سیکریٹری مولانا مفتی عبدالخالق نے مولانا کو خوش آمدید کہا۔ پچاس کے قریب موٹر سائیکل سواروں نے جمعیت کے پرچم اٹھائے ہوئے تھے، ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی، سیکورٹی کے لئے پولیس کا دستہ موجود تھا، مرکزی جامع مسجد چنڈولہ میں نماز ظہر کے بعد راقم الحروف نے مختصر بیان کیا، پھر مفصل بیان مناظر ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔ نماز عصر جامع مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی، اس کے بعد مولانا مدظلہ دفتر ختم نبوت بہاولنگر تشریف لائے، بعد نماز عشاء جامع مسجد تیلیاں میں مولانا مدظلہ نے سیرت النبی ﷺ پر تفصیلی بیان کیا۔

۶ ربیع الاول کو صبح کا درس مولانا شجاع آبادی نے مدینہ جامع مسجد میں دیا، گیارہ بجے دن بار ایسوسی ایشن میں وکلا سے خطاب کیا اور تحفظ ناموس رسالت کے مسئلہ کی اہمیت، فضیلت بیان کی، بار روم وکلاء سے بھرا ہوا تھا، وکلا حضرات نے ہر ماہ اسی طرح بیان کی خواہش ظاہر کی۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمانیہ میں مولانا نے حاضرین سے خطاب کیا۔

۷ ربیع الاول کو جمعہ کا خطبہ جامعہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد میں دیا اور مدرسہ کے اساتذہ سے ملاقاتیں کیں۔ تحفظ ناموس رسالت کے حوالہ سے علماء کرام دینی، مذہبی قیادتوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعد نماز عشاء جامعہ اشرف العلوم بخشن خان میں شیخ الحدیث مولانا رشید احمد رشیدی نور اللہ مرقدہ کی یاد میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا، وہاں سے ملتان تشریف لے گئے۔

۸ ربیع الاول بعد نماز عشاء جامع مسجد فردوس میں مولانا سید بشیر حسین شاہ، مولانا محمد اکرام اللہ عارفی، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم، علامہ بشیر احمد حسینی نے بیان کیا۔

۹ ربیع الاول جامع مسجد خادم آباد میں راقم الحروف کے علاوہ مولانا محمد انور، مولانا محمد اکرام اللہ عارفی اور مولانا مفتی محمد نصر اللہ نے بیان کیا۔

۱۰ ربیع الاول جامع مسجد نوری باگڑ والا کھوہ میں بعد نماز عشاء سید بشیر حسین شاہ، مولانا شبیر احمد حسینی، مولانا عبیداللہ نیازی، مولانا محمد انور، مولانا محمد اکرام اللہ، مولانا حافظ سراج احمد امیر جمعیت تحصیل بہاولنگر، امیر جمعیت سٹی مولانا قاری فداء الرحمٰن نے بیان کیا۔

۱۱ ربیع الاول کو جامع العلوم عیدگاہ میں شیخ الحدیث مولانا جلیل احمد اخون خلیفہ مجاز حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر کی صدارت میں پروگرام ہوا۔ مولانا محمد قاسم، مولانا شبیر احمد حسینی کے بیانات ہوئے آخری بیان شیخ الحدیث مولانا جلیل احمد اخون نے کیا۔

۱۲ ربیع الاول بعد نماز عشاء نظام پورہ نورانی جامع مسجد میں مولانا محمد قاسم، مولانا محمد انور، مولانا حافظ سراج احمد، مولانا مفتی عبدالخالق جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام کے بیانات ہوئے۔

۱۳ ربیع الاول کو صبح ۹ بجے تا عصر جامع مسجد ریلوے میں جبکہ بعد نماز عشاء جامع مسجد مدینہ متصل دفتر ختم نبوت پروگرام ہوا، مولانا مفتی عبدالخالق جمعیت، مولانا قاری محمد امداد اللہ حافظ آبادی سید بشیر حسین شاہ، مولانا عبدالحفیظ مبلغ ختم نبوت نے بیان کیا۔

۱۴ ربیع الاول جمعۃ المبارک جامع مسجد بخش اللہ میں جمعہ کا بیان، نماز جمعہ مبلغ ختم نبوت نے پڑھائی بعد میں مولانا سعید احمد جنرل سیکریٹری ختم نبوت بہاولنگر، مولانا عبیداللہ نیازی، مولانا جمشید احمد، مولانا عبدالحفیظ نے بیان کیا۔

# موبائل اور انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں

## ہماری نوجوان نسل تیزی سے میٹھے زہر کی لت میں مبتلا ہوتی جارہی ہے

عبداللہ خالد قاسمی، خیرآبادی

میڈیا اور غیر اسلامی ذرائع ابلاغ اور جدید مواصلاتی نظام کی روزافزوں ترقی نے آج مسلم معاشرہ کے سامنے ان گنت مسائل کھڑے کردیے ہیں، انسانی معاشرتی نظام میں نت نئی تبدیلیاں اتنی تیزی سے آرہی ہیں کہ عقل وحواس محوحیرت ہیں، غیر اسلامی طاقتیں عام ذہنوں کی تسخیر کے لئے میڈیا اور ذرائع ابلاغ کو نہایت خفیہ انداز میں ہتھیار کے طور پر استعمال کررہی ہیں اور معاشرہ کی ساری صالح قدروں پر نقب زنی میں مصروف عمل ہیں، خاص طور سے مسلم معاشرہ میں ان کو خوب خوب رواج دیا جارہا ہے اور ایک طرح سے ذہنوں سے اسلامی قدروں کو پامال کرنے اور دینی شعار کو فرسودہ تصور کرانے کی مہم چلا رکھی ہے، اسلامی ناموں کے ساتھ پروگرام نشر کیے جاتے ہیں، ویب سائٹس بنائی جارہی ہیں: "الجہاد، الشہادۃ، الاسلام اور القدس" جیسے خوبصورت ناموں کے ذریعہ دام ہم رنگ زمین پھیلائے جارہے ہیں اور مسلمانوں کی نئی نسل کو گرفتار مکروفریب کرکے ان کے ایمان اور ان کی روحانی وراثت کو سلب کیا جارہا ہے، اس سلسلہ میں عیسائی اور یہودی مشنریاں تو سب سے آگے ہیں، گویا خوش رنگ اور دیدہ زیب حلوہ زہر ملا کر پیش کرتے ہیں اور معاشرہ اس سے لذت کام ودہن حاصل کرتا ہے، لیکن اس کے مہلک اثرات سے بے خبر ہوکر، اس کے نتیجہ اور انجام سے لاپرواہ ہوکر۔ آج عالم یہ ہے کہ موبائل فون گاؤں گاؤں پہنچ چکے ہیں، کسی گھر میں چاہے بجلی نہ ہو، پینے کا صاف پانی میسر نہ ہو معقول علاج کے لئے پیسے نہ ہوں، بچوں نے کسی اسکول کا منہ بھی نہ دیکھا ہو، لیکن موبائل فون ضرور میسر ہوگا، اس موبائل فون کے ذریعے جو انٹرنیٹ کی سہولت سے مزین ہیں اور جو فی الواقع ایک منی کمپیوٹر ہوں، جس میں ڈیجیٹل اور ویڈیو کیمرے بھی موجود ہوں، اخلاقی قدروں کا انہدام اور جنسی اباحیت کا فروغ، دونوں کام دھڑلے سے جاری ہیں، ان موبائل کیمروں کی وجہ سے اس وقت دنیا کی تمام فحش ویب سائٹس پر تیسری دنیا کے لڑکوں اور لڑکیوں کی جنسی حرکات کی فلمیں موبائل کلپس کے نام سے دستیاب ہیں، یہ اور ایسی ہی دوسری فحش فلمیں ہر اس موبائل پر جس میں بلیوٹوتھ کی سہولت ہو بھیجے جاسکتے ہیں، آج ہم کس قدر بے حس اور بے خبر ہیں، ہماری نوجوان نسل تیزی سے اس میٹھے زہر کی لت میں مبتلا ہوتی جارہی ہے، ایک پاکستانی ماہنامہ کی رپورٹ کے مطابق پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے اخبارات میں کم وبیش روزانہ شائع ہونے والی اخلاقی جرائم کی روح فرسا خبریں شاہد ہیں کہ ہماری حالت بھی ان مغربی معاشروں جیسی ہوتی جارہی ہے، جہاں جنسی جرائم روزمرہ کا حصہ اور عام زندگی کا معمول بن چکے ہیں، مغربی معاشرے میں ہر منٹ میں خواتین جنسی تشدد کا شکار ہوتی ہیں، یعنی ایک گھنٹے میں اٹھتر (۷۸)، ایک دن میں ایک ہزار آٹھ سو بہتر (۱۸۷۲) اور ایک سال میں چھ لاکھ تراسی ہزار دو سو اسی (۶۸۳۲۸۰) خواتین جنسی تشدد کا نشانہ بنتی ہیں، ان میں سے ۸۴ فیصد کی عمر ۲۴ سال سے کم ہوتی ہیں، جب کہ ۸۴ فیصد جنسی تشدد کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں اکسایا گیا ہے، کس نے اکسایا ہے؟ فحش موبائل کلپس اور انٹرنیٹ فحاشی نے جنسی تشدد کے ۷۵ فیصد مجرموں کی تعداد انٹرنیٹ اور موبائل کے ذریعے بننے والے "دوستوں" کی ہوتی ہے، لیکن جرم کی یہ وہ تعداد ہے جو پولیس ریکارڈ میں ہے، مغرب میں دس میں سے نو عورتیں اپنے ساتھ ہونے والے جنسی تشدد کا کسی سے ذکر تک نہیں کرتیں جب کہ مشرق میں شاید سو میں سے ایک عورت بلکہ ایک ہزار میں سے ایک عورت ہی شاید اپنے اوپر ہونے والے جنسی ظلم کو باہر جاکر بتاتی ہو، اس کے باوجود صرف پاکستان جیسے چھوٹے سے مسلم ملک میں صرف ایک سال ۲۰۰۹ء میں گینگ ریپ کی ۹۲۸ وارداتیں پولیس میں رپورٹ ہوئیں اور ۲۷۴ عمومی ریپ کے واقعات ہوئے یعنی پاکستان جیسے نام نہاد مسلم ملک میں روزانہ چار خواتین اجتماعی یا انفرادی آبروریزی کا شکار ہوئیں، مغرب کے ماہرین جرائم ونفسیات بتاتے ہیں کہ یہ سارے جنسی جرائم کسی مذہبی گھٹن یا مردانہ استحصال کی نعرہ بازی کا شکار نہ تھے بلکہ ان میں سے ۸۷ فیصد ایسے تھے جو فحش فلمیں دیکھنے کی لت میں مبتلا تھے، جن لوگوں نے چھوٹے بچوں کو جنسی درندگی کا نشانہ بنایا ان میں تو موبائل اور انٹرنیٹ پر فحش فلمیں دیکھنے اور فحش میگزین پڑھنے کی عادت رکھنے والوں کی تعداد ۹۵ فیصد تھی، مغربی ماہرین نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ آبروریزی اور جنسی جرائم کی خواہشات اسی غلیظ مواد سے پیدا ہوتی ہیں جو موبائل اور انٹرنیٹ پر بے روک ٹوک مہیا ہے، دنیا کے کسی ملک میں ہمارے یہاں سے زیادہ سستا موبائل فون نہیں اور مغرب کی طرح ہمارا میڈیا بھی اس قدر مادر پدر آزاد ہوچکا ہے کہ جیسا چاہتا ہے فحش اشتہارات دکھاتا اور

چھاچکا ہے، ابھی تو یہ آتش فشاں خاموشی سے اُبل رہا ہے لیکن اس دن کیا ہوگا جب یہ یک دم سے پھٹ پڑے گا اور عزت و ناموس، غیرت وحمیت اور اخلاق و اقدار اس نوجوان نسل کے پاؤں کی ٹھوکر میں ہوں گے جن کو ہم خود بیڑ ہروے کرپال رہے ہیں؟ (بشکریہ انٹرنیٹ)

تاریخ شاہد ہے کہ جس ماحول اور معاشرہ میں اسلام کی تعلیمات اور خدائی اصولوں کی مکمل پاس داری کی گئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعین کردہ خطوط و حدود کے اندر ہی رہ کر زندگی گزارنے کی کوشش کی گئی وہ ماحول اور معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بنا رہا، اس معاشرہ کے ہر ہر فرد کو اطمینان قلب اور ذہنی سکون میسر رہا ہے، معاشرتی بگاڑ اور ماحولیاتی پراگندگی میں سب سے اہم چیز جو مؤثر ہوتی ہے وہ جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح ہوتی ہے، جس معاشرہ میں جرم پر ابھارنے والے محرکات موجود ہوں گے اور مجرم کھلے بندوں پھریں گے انہیں کوئی ٹوکنے والا نہ ہوگا، ان کی سرزنش کرنے والا کوئی نہ ہوگا اس ماحول اور معاشرہ کا امن وسکون یقیناً غارت ہوگا، نگاہ اٹھا کر دیکھا جائے تو آج پوری دنیا میں یہی نظر آئے گا کہ مسلمانوں کی عملی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر غیر اسلامی عناصر اسلام کی شبیہ کو ہر ممکن طریقے سے بگاڑنے میں کوشاں ہیں اور یہ سلسلہ عرصہ دراز سے ہی نہیں بلکہ اسلامی تاریخ کے پہلے دور سے اس کی کڑیاں آپس میں ملی ہوئی ہیں البتہ حالات وزمانہ کے اعتبار سے اس میں کمی وزیادتی ہوتی رہی ہے۔

آج پھر ضرورت اس بات کی ہے کہ ماحول اور معاشرہ کو صالح بنایا جائے اور ان اسباب ومحرکات کا پوری ایمانی قوت کے ساتھ بائیکاٹ کیا جائے جو سماج اور معاشرہ میں گندگی پھیلا کر جرائم کو پنپنے کا موقع فراہم کرتے ہیں، موبائل فون آج کی زندگی کی ایک ضرورت بن چکا ہے، لیکن اس کا استعمال بقدر ضرورت جائز حدود میں رہ کر ہی کیا جائے تاکہ معاشرہ کی صالح اقدار برقرار رہیں اور کہیں سے کوئی بگاڑ اور معاشرے کی صالحیت میں کوئی فرق نہ آئے۔

---

مسلمانوں کی روشن تاریخ گواہ ہے کہ مثالی اتحاد اور استقامت علی اللہ واخلاص وللّٰہیت کی بدولت، امت محمدیہ نے دنیائے انسانیت میں تاریخ ساز، حیرت انگیز انقلاب برپا کیا، سب سے پہلے جزیرہ نمائے عرب سے لاقانونیت، بدامنی، غارت گری، انارکی، درندگی کو ختم کرکے صحرائے عرب کو اسلامی وحدت کا مرکز بنادیا، اسلام نے اپنی آفاقی تعلیمات کے ذریعہ منتشر ومتحارب گروہوں اور جنگ وجدال میں برباد ہوتے قبائل کو کلمہ توحید کی بنیاد پر ایسا مربوط وثابت قدم کردیا کہ وہ ایک جسم وجان بن کر ابھرے اور ساری دنیا پر چھاگئے، ایک ایمانی فضا قائم کی، اللہ کی الوہیت وربوبیت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت وقیادت اور اسلام کی حقانیت وصداقت پر کامل یقین، امت محمدیہ کا تشخص وامتیاز بن گیا تھا اور یہی جذبہ ان کو دنیائے فانی کی حرص، اقتدار کی ہوس اور منصب و مرتبہ کی لالچ سے بے نیاز بنائے ہوئے تھا کہ کبھی بھی جاہ ومنصب کے لئے محاذ آرائی اور اپنے کو نمایاں کرنے کی خواہش ان میں پیدا نہ ہوسکی، عہد اول وقرون ماضیہ کے مسلمانوں کی یہی صفت دشمنوں کے لئے سب سے خطرناک چیز تھی وہ اپنی تمام تر سازشوں اور کوششوں سے بھی اسلامی وحدت کو نہیں توڑ سکے، نتیجہ ظاہر تھا کہ مسلمانوں کو ہر میدان میں فضیلت و برتری، فتح وغلبہ حاصل تھا، اس وحدت کی روح کلمہ توحید اور اسلامی نظام حیات تھا، کسی موقع پر بھی انہوں نے اپنی ذاتی آرا اور نفسانی خواہشات کے تحت کوئی قدم نہیں اٹھایا بلکہ ملت کے مفاد میں اگر اپنی ذاتی شخصیت وحیثیت کو قربان کرنے کی ضرورت پیش آئی تو بلاتردد قربانی دے دی، مثال میں ایک بہت ہی اہم واقعہ کو محض نمونہ کے طور پر اشارتاً پیش ہے کہ: ''مجاہدین اسلام کے سپہ سالار اعظم حضرت خالد بن ولیدؓ کی فوجی بصیرت، دفاعی لیاقت اور حربی حکمت عملی کی تعریف خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ انہیں سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا خطاب دیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی دہشت سے قیصر وکسریٰ کے جرنیلوں کا پتہ پانی ہوتا تھا وہ فی الواقع سیف اللہ تھے، فتح وکامرانی کی علامت، مگر کچھ خاص مصلحتوں اور حکمتوں کے باعث امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو سپہ سالار اعظم کے جلیل القدر منصب سے عین اس وقت معزول کردیا جب کہ وہ شام کے محاذ پر قیصر روم کی فوجوں سے لوہا منوا رہے تھے اور ان کا ناطقہ بند کئے ہوئے تھے، جیسے ہی معزولی کا پروانہ پہنچا خالد بن ولیدؓ نے اسلام اور ملت اسلامیہ کے مفاد میں اپنی بلند ترین شخصیت کو ایک عام سپاہی کے درجہ تک بلا تکلف پست کرلیا نہ کوئی شکوہ نہ کوئی تبصرہ بلکہ ایک جملہ زبان پر دل کی گہرائیوں سے نکل رہا تھا کہ ''ابن ولید ہر حال میں امیر المومنین کے حکم کا تابع، صرف اللہ ورسول کے لئے سربکف میدان میں ہے، خواہ بحیثیت سپہ سالار ہو یا بحیثیت عام فوجی، مقصد اللہ کی خوشنودی اور اسلام کی سربلندی کے سوا کچھ نہیں۔''

ہر دور میں دین دشمن عناصر نے یہی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کی صفوں میں دراڑ پیدا کرکے ان کو اختلاف وافتراق میں ڈال دیا جائے، اس کے علاوہ کوئی صورت ان پر غالب آنے اور قابو پانے کی نہیں، بغداد کی عباسی خلافت ہو یا عثمانی سلطنت، قومی وعلاقائی اور مذہبی منافرت وتعصب ہی زوال کا باعث بنا، استعماری طاقتوں نے ہندوستان ودیگر افریقی وایشیائی ممالک پر اپنے تسلط و اقتدار کو باقی رکھنے کے لئے اسی افتراق کا سہارا لیا اور اسلامی وحدت کی چادر ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی بھرپور کوشش کی، ہندوستان کے موجودہ حالات میں آج وحدت اور اتفاق واتحاد کی سخت ضرورت ہے، اس اتحاد و اتفاق کی عملی کوششیں ہونی چاہئیں اور اس کے لئے دعاؤں کا خصوصی اہتمام بھی۔

واللہ الموفق وھو المستعان

### چناب نگر کے قادیانیوں کی

# قادیانیوں کی اپنی جماعت کے خلاف بغاوت

سیف اللہ خالد

چناب نگر، سابق ربوہ پر قادیانی جماعت کے ناجائز اور ظالمانہ تسلط کے خلاف ان کے اپنے ہم مذہب شہری بھی چلا اٹھے ہیں اور اپنی ہی جماعت کے خلاف ایک باغی گروپ بن گیا ہے۔ مرزائی عدلیہ اور مرزائی انتظامیہ کو چیلنج کرنے کے بعد ملکی اداروں سے نوٹس لینے اور اس شہر کے ۷۰ ہزار شہریوں کو آزادی دلانے کا مطالبہ کرتے ہوئے انکم ٹیکس اور ریونیو کے افسران کو خط لکھے گئے ہیں مگر متعلقہ محکموں کی چھاپہ مار ٹیمیں قادیانیوں کے فریب کا شکار ہو کر لوٹ گئیں، کسی درخواست دہندہ یا آزاد شہری سے ملاقات تک نہیں ہونے دی گئی۔ چناب نگر جہاں قادیانی جماعت نے ریاست کے اندر ریاست قائم کر رکھی ہے، وہاں کے مرزائی باشندے بھی ظالمانہ اقدامات کی تاب نہ لاتے ہوئے چلا اٹھے ہیں۔ محلہ نصرت آباد کے چوہدری احمد یوسف شوکت قادیانی کی زیر قیادت باغی گروپ بن گیا ہے۔ مرزائی نام نہاد عدالتی نظام اور دیگر غنڈہ اقدامات کے خلاف آواز اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے ریاستی اداروں کو خط لکھنے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ مرزائی جماعت کے اندر ''امت'' کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ چوہدری احمد یوسف قادیانی ایک عرصہ سے جماعت قادیانی کے ظالمانہ اقدامات کے خلاف بول رہے ہیں، جس پر ان کے خلاف کئی اقدامات بھی سامنے آئے مگر چونکہ ان کا ایک بیٹا ہائی کورٹ کا وکیل ہے اور وہ اثر و رسوخ کے حامل ہیں اس لئے ان کے خلاف کوئی بڑی کارروائی نہیں کی گئی۔ مگر قادیانی جماعت نے چوہدری احمد یوسف سے تعاون یا ساتھ دینے والوں کے خلاف کڑی سزا پر مشتمل کارروائی کا انتباہ جاری کر دیا ہے۔ جس کے سبب شہر کی بھاری اکثریت احمد یوسف کی حامی ہونے کے باوجود خاموش رہنے پر مجبور ہے۔ اس کے باوجود ۷۰ سے ۹۰ افراد کھل کر ان کا ساتھ دے رہے ہیں، جن میں بعض سابق بیوروکریٹ قادیانی بھی شامل ہیں۔ چناب نگر کے اس باغی گروپ نے چناب نگر سے ''امت'' کے نمائندہ رانا ابرار سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ قادیانی جماعت کی چیرہ دستیوں کے خلاف ہر فورم پر آواز اٹھائیں گے اور اب ان کے کسی ظلم کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ریاستی ادارے اگر تحقیقات کریں تو یہ باغی گروپ انہیں ریاست کے اندر ریاست بنانے اور ۷۰ ہزار شہریوں کو یرغمال بنا کر ان کے حقوق غصب کرنے کے ثبوت پیش کرنے کو بھی تیار ہے۔

امت نے چناب نگر میں اپنے ذرائع سے اس گروپ کے بارے میں بات کی تو معلوم ہوا کہ باغی گروپ کے حوالے سے چناب نگر انتظامیہ شدید خوف کا شکار ہے۔ انہیں خطرہ ہے کہ راز بے نقاب نہ ہو جائیں۔ اس گروپ نے ایک خط کے ذریعہ محکمہ ریونیو کو بتایا ہے کہ مرزائی جماعت کروڑوں روپے کا سرکاری خزانے کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس کی روک تھام کی جانی چاہئے، جس پر محکمہ انکم ٹیکس اور ریونیو کی ٹیمیں چناب نگر آئیں مگر مرزائی جماعت نے انہیں اصل شکایت کنندگان اور شہر کے دیگر لوگوں سے ملاقات کی اجازت نہیں دی اور ''آؤ بھگت'' کر کے رخصت کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ باغی گروپ نے الزام عائد کیا تھا کہ مرزائی انتظامیہ شہر میں دیوہیکل عمارتیں تعمیر کر رہی ہے مگر ان کے نقشے پاس نہیں کرائے جاتے جس سے ٹی ایم اے کو لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے، زمینیں آگے انتقال نہیں کی جا رہی ہیں جس کے سبب محکمہ ریونیو کروڑوں روپے کے ریونیو سے محروم ہو رہا ہے اور یہ کہ پہاڑوں کے ختم ہو جانے سے خالی ہونے والی زمین بھی قبضہ میں لینے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے علاوہ دنیا بھر سے آنے والے چندے کو ٹرسٹ کے نام پر اکاؤنٹس میں جمع کرا کر کروڑوں روپے انکم ٹیکس سے بچایا جا رہا ہے۔ اس شکایت پر محکمہ انکم ٹیکس اور ریونیو کی ایک ٹیم نے یہاں کا دورہ کیا، ریکارڈ چیک کیا اور چلی گئی۔ اصل درخواست دہندگان کو اس کے بعد پتہ چلا کہ کوئی انکوائری بھی ہوئی تھی۔ باغی گروپ کو بہت بڑی تعداد میں حمایت حاصل ہونے کے باوجود لوگ سامنے کیوں نہیں آتے؟ اس سوال کے جواب میں باغی گروپ نے انکشاف کیا ہے کہ چناب نگر کا کوئی شہری اپنے گھر، دکان کا مالک نہیں ہے، ہر گھر کی رجسٹری و انتقال جماعتی فیصلہ کے مطابق ''صدر انجمن احمدیہ'' کے نام ہوتی ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر کے زمین خریدنے اور مکان بنانے کے باوجود لوگ حقوق ملکیت کو ترستے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جماعت کی معمولی سی خلاف

ورزی پر لوگوں کو سزا سناتے ہوئے ان کے گھر اور کاروبار چھین لئے جاتے ہیں۔ جس کی تازہ ترین مثال جنوری میں شہر سے بے دخل کئے گئے ۳ سگے بھائی اکمل انحوال، کاشف انحوال اور ظہیر انحوال ہیں۔ ان میں سے ایک کا مرغی کے گوشت اور باقی دو کا سبزی منڈی میں آڑھت کا کاروبار تھا مگر قادیانی جماعت کے نائب صدر نے معمولی سے کاروباری رقابت پر انہیں شہر بدر کردیا۔ اسی طرح کوئی بھی شہری جو قادیانی جماعت کے فیصلوں کی خلاف ورزی کرے سب سے پہلے جماعت اس کے گھر پر ڈاکا ڈال دیتی ہے پھر اس کے کاروبار پر قبضہ کرکے نکال دیا جاتا ہے، اس خوف کے تحت لوگ باغیوں کے ساتھ کھل کر آنے سے گریزاں ہیں۔ باغی گروپ کا ایک اہم رکن جو ماضی میں مرزائی جماعت کے نیٹ ورک کا اہم رکن رہا ہے، اس نے بتایا کہ مرزائی جماعت کا تسلط اس حد تک ہے کہ جماعت کی مخالفت کرنے والے کا مکمل بائیکاٹ کیا جاتا ہے اور اس کی بیوی تک کو اس کے بائیکاٹ پر مجبور کردیا جاتا ہے۔ باغی گروپ کے مطابق اگر اس شہر میں مرزائی جماعت کے بجائے لوگوں کو مالکانہ حقوق دلوا دیئے جائیں اور شہر کی زمین کے حوالے سے حکومت کوئی واضح فیصلہ کردے تو لوگوں کو مرزائی جماعت کے چنگل سے نکالا جاسکتا ہے۔ امت کے نمائندے کے ذریعے مرزائی جماعت سے دستیاب اطلاعات میں باغی گروپ نے الزام عائد کیا ہے کہ مرزائی جماعت ہر مرزائی مرد عورت، بچوں یہاں تک کہ مُردوں پر بھی ٹیکس عائد کرکے وصول کرتی ہے اور غربت کے خاتمہ کے نام پر وصول کردہ یہ رقم آج تک چناب نگر میں بھی کسی غریب پر خرچ نہیں کی گئی اور نوبت یہ ہے کہ چناب نگر میں جماعتی چندوں سے تنگ آکر بعض لوگ خودکشی کرچکے ہیں۔ ذرائع سے دستیاب معلومات میں کہا گیا ہے کہ مرزائی جماعت کی ذیلی تنظیمیں، خزانہ صدر انجمن احمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر کے فنڈز میں بے پناہ گھپلے کئے گئے ہیں۔ خزانہ صدر سے مرزائی شاہی خاندان نے اربوں روپے کے قرضے حاصل کرکے ڈکار لئے ہیں، ان کا کوئی حساب ہے نہ کوئی مرزائی سوال اٹھا سکتا ہے۔ باغی گروپ نے کہا ہے کہ ''ہیومینٹی ٹرسٹ'' کے نام سے مرزائی این جی او اور دیگر اداروں کا فنڈ یا تو اپنے خاندان اور دیگر عہدیداروں کے ذاتی کاروبار میں جارہا ہے یا اس سے غریب مسلمانوں کو خریدنے کا کام سندھ اور بلوچستان میں جاری ہے۔ جہاں انتہائی پسے ہوئے طبقہ کے لوگوں کی مجبوریوں کی قیمت لگا کر انہیں مرزائیت میں شامل کیا جارہا ہے۔ حکومت نے نوٹس نہ لیا تو بلوچستان میں ایک اور تنازع کھڑا ہوجائے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مرزائی گروپ بھاری مقدار میں بلوچستان میں پیسہ خرچ کررہا ہے جس کی تفصیلات فراہم کی جاسکتی ہیں۔ ذرائع کے مطابق چناب نگر کے قادیانی گڑھ میں رہنے والے ہر شخص کو ۱۱ مختلف مدات میں قادیانی چندہ دینا پڑتا ہے جو مرزائیت کی تبلیغ اور شاہی خاندان کے اللوں تللوں پر خرچ ہوجاتا ہے۔ اس کا آڈٹ کیا جائے اور باقاعدہ حساب لیا جائے۔ باغی گروپ نے اس سلسلے میں محکمہ ریونیو کو بھی خط لکھا تھا مگر اس کی ٹیم مرزائی فریب کا شکار ہوگئی۔ اب باغی گروپ اس سلسلے میں چیف جسٹس آف پاکستان کو خط لکھنے جارہا ہے۔ باغی گروپ کے سربراہ چوہدری احمد یوسف نے مرزائی جماعت کی نام نہاد عدلیہ کو بھی ایک خط لکھا ہے جس میں ان کے تمام کرتوتوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ان کے دارالقضا سے انصاف کی توقع نہیں رکھتے اور اسے تسلیم نہیں کرتے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ ''میں جانتا ہوں کہ جو شخص آپ کے ظلم کے خلاف آواز اٹھائے وہ آپ کی بے پناہ طاقت اور دولت کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا اور یہ جانتا ہوں کہ کون کون مجھے چھوڑ جائے گا، مجھے اس کی پروا نہیں اور میرے ساتھ کیا ہوگا؟ میں اس سے بھی بے پروا ہوکر پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ سے انصاف طلب کروں گا۔'' باغی گروپ نے امت سے کہا کہ انہیں مرزائی جماعت سے ہر طرح کا خطرہ ہے، وہ ہمارے کاروبار تباہ کرسکتے ہیں اور جان بھی لے سکتے ہیں۔ پاکستان کے عوام، ادارے اور خصوصاً اعلیٰ عدلیہ کو چاہئے کہ وہ چناب نگر کے شہریوں کو آزادی دلائے۔

(روزنامہ امت کراچی، ۶؍مارچ ۲۰۱۱ء)

## نوجوان خاتم الانبیاء ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنائیں: مولانا مجاہد مختار

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا مجاہد مختار نے جامع مسجد اشرفیہ محمود آباد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تمام مسلمانوں خصوصاً نوجوان ساتھیوں سے کہا کہ خاتم ا ۓ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو اپنائیں۔ آپ کی ایک ایک سنت پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے دل کی گہرائیوں سے تعلق و محبت رکھیں گے تو آپ کے دشمنوں سے عداوت اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ ہمارے لئے آسان ہوجائے گا۔ نماز کے بعد نمازیوں میں مجلس کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ دریں اثنا جامع مسجد فردوس میں بعد نماز عصر بیان کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی گفتگو کی اور فتنۂ قادیانیت سے اہل محلہ کو آگاہ کیا۔

استاذ العلماء یادگارِ اسلاف

# مولانا مفتی شمس الدینؒ کی رحلت

مولانا محفوظ الرحمٰن شمس

مخدوم العلماء و استاذ العلماء یادگار اسلاف، فاضل دارالعلوم دیوبند، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد خاص، مفتی اعظم سندھ میرے والد ماجد، مرشدی و استاذی حضرت مولانا مفتی شمس الدینؒ کی وفات المناک کا لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ نور کا مینار تھے جو چلے گئے، وہ علم و عرفان کا بحر بیکراں تھے جو ہم کو روتا چھوڑ کر چلے گئے، آج ہم دور حاضر کے ایک عظیم محقق، مفتی اور عظیم استاذ سے محروم ہو گئے، وہ صفات کمال و جمال کا مرقع تھے جن کی مثیل و نظیر ہمیں نہ ملے گی...

ابو جی کی سادگی ہی قرون اولیٰ کی مثال اور سیدنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول: ''المؤمن غر کریم'' کے مصداق تھے، علم و فضل میں بقراط و سقراط تھے، دلنشین انداز تدریس کے حامل استاذ تھے۔ آپ علیہ الرحمہ کے فتاویٰ نہایت تحقیق و تدقیق کے حامل ہوا کرتے تھے وہ مسند افتاء کی زینت تھے، علم و حکمت کے روشن و منور آفتاب میرے والد ماجد ۱۹۲۱ء میں ضلع ہری پور ہزارہ کی ایک بستی انورہ کے دین دار گھرانے میں رحمت اللہ ولد ہدایت اللہ کے گھر پیدا ہوئے، ابھی آپ کی عمر ۳ سال کی ہی تھی کہ آپ کے والد گرامی فوت ہو گئے، ایک موقع پر مجھے فرمانے لگے کہ: میرا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سرپرست نہ تھا اور نہ کوئی معاون، اللہ رب العزت خود کہاں سے کہاں لے گیا۔

آپؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم آبائی علاقہ میں حاصل کی۔ پرائمری تک دینی و دنیاوی تعلیم ساتھ ساتھ جاری رکھیں، اسکول میں ذہین ہونے کی وجہ سے اساتذہ نے دوسری کلاس میں داخلہ دیا، پہلی جماعت نہیں پڑھائی، ۱۹۳۴ء میں پرائمری تعلیم مکمل کی اور اس کے بعد مستقل دینی تعلیم کے حصول میں مصروف رہے، اس جذبہ تعلیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مختلف علاقہ جات کا سفر کیا، تعلیمی سفر کے حوالے سے ایک موقع پر مجھے فرمانے لگے کہ میں نے ایک مدرسہ تک پہنچنے کے لئے سات دن پیدل سفر کیا، جس کی وجہ سے میرے دونوں پاؤں سوجھ گئے تھے۔

آپؒ نے انتہائی شوق، لگن اور سخت محنت و جدوجہد سے علم دین حاصل کیا، یہاں تک کہ آپ کا یہ شوق آپ کو دارالعلوم دیوبند تک لے گیا اور آپ نے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کی شرف شاگردی حاصل کی اور ان کے خاص شاگردوں میں شامل ہو گئے اور اس طرح اللہ رب العزت نے آپ کو اس عظیم صحبت و تربیت کی بدولت تقویٰ، للہیت اور سادگی کی خصوصیات سے سرفراز کیا۔

حضرت والد گرامی اول تا آخر زمانہ تعلیم میں دارالعلوم دیوبند کے فیوض و برکات احاطہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، ان کے پہلے استاد حضرت مولانا عبدالرؤف ہزارویؒ وہ بھی دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے، آپؒ نے فارسی اور فقہ کی تمام کتابیں (ہدایہ کے علاوہ) مولانا عبدالرؤف ہزارویؒ سے پڑھیں۔

صرف و نحو کی تعلیم مشہور عالم دین ''انبی والا بابا'' کے ہاں انبی میں پڑھیں اور شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ کے ہاں اور دیگر مقامی مدارس میں درجہ کتب کے درجات کی مختلف کتابیں پڑھیں۔

بعدازاں دورۂ حدیث شریف کے لئے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور ۱۹۴۷ء میں صحاح ستہ کی تکمیل کے بعد دورۂ حدیث کا امتحان پاس کیا۔

دارالعلوم دیوبند میں آپ کے اساتذہ کرام میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا اعزاز علی دیوبندیؒ، حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ، حضرت مولانا فخر الحسن مراد آبادیؒ، مولانا عبدالحق ملتانیؒ، حضرت مولانا عبدالحقؒ آف اکوڑہ خٹک، مولانا عبدالرحمٰن کیمل پوریؒ وغیرہ شامل تھے۔

فراغت کے بعد آپ نے اپنی تدریسی زندگی کا باقاعدہ آغاز بھیرہ ضلع سرگودھا سے کیا اور اس کے بعد ۱۳۶۸ھ میں حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے حکم پر جامع الشریعت والطریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ کے مدرسے میں تدریس کے لئے تشریف لے گئے، جہاں حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ نے ''بہلی'' میں قائم تعلیمی نظام آپ کے سپرد کر دیا، جس کا تذکرہ جناب ماسٹر محمد عمرؒ آف خان گڑھ کی تالیف ''انوار بہلویہ'' کے صفحہ ۲۵ پر ان تحسینی الفاظ کے ساتھ موجود ہے:

''۱۳۶۸ھ میں ایک متبحر عالم مولانا شمس الدین صاحبؒ کو رکھ کر آپ نے (حضرت مولانا محمد

عبداللہ بہلویؒ) بوجہ ضعیفی سبکدوش ہوکر اپنی زیرنگرانی مدرسہ کے کام کو جاری رکھا۔"

بعدازاں حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ کو یہ کہہ کر جامعہ مخزن العلوم خان پور لے آئے کہ میں اپنی امانت واپس لے کر جارہا ہوں۔ حضرت درخواستیؒ نے جامعہ مخزن العلوم کا آپ کو صدر مدرس اور منتظم بنایا، جہاں آپ نے ۹ سال تک بحیثیت صدر مدرس اور منتظم بھی اپنی ذمہ داریوں کو انتہائی احسن طریقے سے نبھایا جس کا ذکر حضرت درخواستیؒ اکثر کیا کرتے تھے۔ پھر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ نے آپ کی تشکیل جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد کے لئے کردی، جہاں آپ علیہ الرحمہ نے نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط دینی خدمات اور ذمہ داریوں کو تادم آخر احسن طریقہ سے نبھایا۔

والد گرامی نے خدمت دین کو خالص اللہ کے لئے مطمع نظر بنائے رکھا، ان کے ہر دینی عمل میں خلوص اور للّٰہیت رہی، انہوں نے کبھی نمود ونمائش کے لئے دین کی خدمت انجام نہیں دی، انکساری و تواضع، عاجزی اور فروتنی ان کا امتیازی شان رہی، وہ اپنے اکابر و اسلاف کا درخشندہ نمونہ تھے۔ حضرت اقدس والد گرامیؒ کی فنائیت و بے نفسی کے متعلق میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ کبھی آپ نے ایک کلمہ بھی ایسا نہیں فرمایا جس میں اپنی تعریف کی بو آتی ہو، حب جاہ کا یہاں سر کٹا ہوا تھا، آپؒ کی سادگی اور اخلاق کی پاکیزگی سے انجان بھی عقیدت مند ہوجاتا تھا۔

آپ کا چہرۂ انور قرون اولیٰ کے اکابر اولیاء اللہ کی تصویر تھا، آپ کے پُرانوار چہرے کو دیکھتے ہی کوئی شخص بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا، آپؒ کے کمالات کی سربلندی کی ایک شان تواضع و انکساری تھی، خوش اخلاق اور شگفتہ مزاجی طبع مبارک کا جوہر خاص تھی، مدرسہ کے طلبا کے ساتھ بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے، طلبا کی اخلاق اصلاح کی طرف بہت توجہ دیتے تھے، خصوصاً اصلاح معاملات پر تاکید فرماتے تھے میں نے انہیں معاملات کے حوالے سے انتہائی درجہ کا احتیاط پایا، ذاتی معاملات ہوں یا جامعہ کے بیت المال کے معاملات حد درجہ احتیاط فرماتے، جامعہ کے مہتمم ہونے کے باوجود کسی قسم کی اضافی سہولت و آسائش کو بھی پسند نہیں فرمایا، بلکہ عام دی جانے والی سہولتوں میں بھی ضرورت کے باوجود سہولت سے فائدہ حاصل نہیں کیا، اپنی وصیت میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

"میں اپنی اولاد کو وصیت کرتا ہوں حلال مال کما کر اپنی غربت دور کرنے کی کوشش کی جائے ورنہ لوگوں کی نظر میں کوئی عزت نہیں ہوگی، حلال مال کمانا عبادت ہے، حلال جگہ خرچ کرنا عبادت ہے۔"

والد گرامیؒ کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط دینی خدمات ان کی زندگی کا روشن اور تابناک باب ہے اور ان کے ہزاروں شاگرد ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ علم وعرفان کے میدان میں آپ کے ممتاز شاگردوں میں استاذ العلماء شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا منظور احمد نعمانی ظاہر پیر، حضرت مولانا میاں مسعود احمد دین پور شریف، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری (مرکزی سیکریٹری جنرل جمعیت علماء اسلام پاکستان) مولانا عبدالقادر آزادؒ، مولانا فداالرحمٰن درخواستی، سابق صوبائی وزیر بلدیات بلوچستان مولانا حافظ حسین احمد شرودی، مولانا عبدالباقی آف بلوچستان، مولانا عبدالرشید خلیق جیسے جید اور بزرگ علماء کرام شامل ہیں۔

یہ اس دور کا المیہ ہے کہ علمی شخصیات رفتہ رفتہ رخصت ہوتی جارہی ہیں اور ان کی جگہ لینے والے افراد خال خال ہیں:

جان کر منجملۂ خاصانِ میخانہ مجھے
مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

بالآخر علم وحکمت کے آفتاب، ماہتاب علوم نبوت نے مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۳ فروری ۲۰۱۱ء بروز بدھ داعی اجل کو لبیک کہا اور میری گود میں کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے بقضاء الٰہی مسکراتے ہوئے ابدی سفر پر روانہ ہوگئے۔

☆☆..............☆☆

یَاحَیُّ  بسم اللہ الرحمٰن الرحیم  یَا قَیُّوْمُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo

سیرت نبویﷺ پر عمل کی نیت سے ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ کی تالیف "اسوۂ رسول اکرمﷺ" کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضۂ رسولﷺ پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام پیش کرنے کی درخواست ہے

نیک بنو، نیکی پھیلاؤ / دعا کا طالب: ایک اللہ کا بندہ  Email:Muhammadarif78692@ovi.com

### نئی آبادی بلدیہ ٹاؤن میں

# مرکز ختم نبوت کی افتتاحی تقریب

رپورٹ: مولانا عبدالحی مطمئن مداخیل

۲۲ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۶ فروری ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب، بمقام جامع مسجد عائشہ سیکٹر ۴۔آئی نئی آبادی بلدیہ ٹاؤن کراچی میں مرکز ختم نبوت کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی، جس میں شہر بھر کے جید علمائے کرام شریک ہوئے۔ جامعۃ الرشید کے مولانا قاری محمد شعیب کو تلاوت کلام مجید کے لئے دعوت دی گئی، جنہوں نے سورۂ شمس کی تلاوت سے سامعین کے دلوں کو منور کیا۔ کمسن خوش الحان نعت خواں حافظ نعمان الٰہی نے حمد و نعت سے سامعین کو محظوظ کیا۔

استاذ الحدیث، امام و خطیب جامع مسجد حذیفہؓ حضرت مولانا سعید الرحمٰن نے اپنے دلنشیں انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مسلمانوں کے لئے عظیم سعادت ہے اسی طرح ختم نبوت کا تحفظ بھی مسلمانوں کے لئے بڑی سعادت ہے۔ بلدیہ ٹاؤن میں مرکز ختم نبوت کا قیام اہل علاقہ پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے، یہ اہل علاقہ کے لئے بڑی سعادت ہے، اس پر اہل علاقہ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے امیر، جامعہ حقانیہ کے مدیر، جامع مسجد بلالؓ کے امام و خطیب حضرت مولانا مفتی فیض الحق مدظلہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے انتہائی قیمتی نعمت ہے۔ قادیانی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم، مسلمانوں اور پاکستان کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں، ان کی گستاخیوں اور مغلظات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ رہے نہ ہی صحابہ کرامؓ، علمائے اسلام اور نہ ہی عامۃ المسلمین، اس لئے قادیانیت سے دشمنی اور ان کا تعاقب ہر مسلمان کی دینی اور ایمانی غیرت کا تقاضا ہے۔

حمد و نعت کے لئے مشہور نعت خواں مولانا حافظ محمد اشفاق کو دعوت دی۔ انہوں نے اپنے خوبصورت اور محبت بھرے انداز میں سامعین کے دلوں کو عشق و محبت نبوی سے سرشار کیا۔

نماز عشاء کے بعد باقاعدہ دوسری نشست کا آغاز ہوا، جامعہ منہاج الشرعیہ اورنگی ٹاؤن کے خوش آواز قاری سید نصیر حسین شاہ صاحب کو تلاوت کلام مجید کے لئے دعوت دی۔ انہوں نے آیات ختم نبوت کی قرأتوں میں تلاوت فرما کر مجمع سے داد تحسین وصول کی۔ نعت رسول مقبول مولانا حافظ محمد شعیب نے پیش کی۔

اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے فرزند ارجمند، عالم باعمل حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔ مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پورے عالم کے لئے رحمت بن کر آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو درندگی اور حیوانیت سے نکال کر کامیابی کے راستہ پر ڈال دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ ابوبکر، صدیق اکبرؓ بن گیا، عمر بن خطاب تھا، فاروق اعظمؓ بن گیا، عثمان تھا ذوالنورینؓ بن گیا، علی تھا شیر خدا حیدر کرارؓ بن گیا۔

پروگرام کے مہمان خصوصی قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز، معروف روحانی پیشوا، مدیر جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی، بزرگ عالم دین حضرت اقدس مولانا محمد یحییٰ مدنی مدظلہ سے بیان کی درخواست کی گئی۔ حضرت نے انتہائی خیرخواہانہ، ناصحانہ اور شیریں بیان میں کہا کہ اصل چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنانا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت زندگی میں صرف ادب سے نہیں بلکہ محبت سے آئے گی کیونکہ محبت، ادب پر غالب ہوتی ہے، جس طرح کوئی مال دار اپنی اولاد کے لئے وراثت میں مال چھوڑتا ہے، اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس امت کے لئے وراثت میں اعمال چھوڑے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ایک عمل زمین و آسمان سے زیادہ وزنی اور قیمتی ہے، صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنایا تو اللہ تعالیٰ نے بدر میں باوجود بے سروسامانی کے عالم میں ہونے کے فتح اور غلبہ نصیب فرمایا۔ مسلمان کی دعوت اس وقت موثر ہوتی ہے جب وہ خود بھی پورے دین پر عمل کر رہا ہو، مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نمونہ بنایا ہے، ختم نبوت کا اصل تحفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر

اپنی زندگی کو ڈھالنا ہے، ہر بیان و جلسہ میں عمل کرنے کی نیت سے شرکت کرنا چاہئے، اگر انسان کسی ایک بیان پر بھی عمل کرے تو یہ اس کے لئے کافی ہو جائے گا۔ انسان تو انسان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے تو حیوان بھی سرشار تھے۔ حجۃ الوداع میں یوم نحر کو ہر اونٹ کا اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرنا اسی محبت کا واضح ثبوت ہے، ہر انسان کی کامیابی بندوں کی بندگی سے نکل کر بندوں کے رب کی بندگی میں لگنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے رہنما مولانا عبدالعزیز لاشاری کو دعوت خطاب دی گئی۔ مولانا لاشاری نے اپنے بیان میں قادیانیت کی نقاب کشائی کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس نے دعویٰ مسیحیت کے ثبوت میں اس الہام کو پیش کیا تھا:

”میرے مسیح ہونے کی علامت یہ ہے کہ میری وجہ سے غیر مسلم دنیا سے ختم ہوں گے۔“

اللہ تعالیٰ نے مرزا کو رسوا کرنا تھا، اس لئے غیر مسلم دنیا سے کیا ختم ہوتے خود مرزا قادیانی کا قصبہ قادیان بھی سکھوں سے بھر گیا اور آج بھی وہاں سکھوں کی تعداد قادیانیوں سے زیادہ ہے۔ میں کراچی کے قادیانیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ اس الہام کی رو سے ذرا اپنے گرو کو سچا ثابت کردیں؟ ہمارا ایمان ہے کہ قادیانی اپنے گرو مرزا قادیانی کو تاقیام قیامت کبھی بھی سچا ثابت نہیں کرسکتے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا مجاہد مختار نے اپنے بیان میں عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت چودہ سو سال سے آج تک مسلمانوں کا متفقہ اجماعی اور بنیادی عقیدہ رہا ہے۔ اس میں ذرہ بھر تاویل و ترمیم کی کوئی گنجائش نہیں، اس میں تاویل و تحریف کرنے والا قطعی کافر ہے، اس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی حصہ ہے، اس لئے کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا برداشت نہیں کرسکتا۔

اس کے بعد ایک بار پھر حمد و نعت کے لئے حافظ محمد وجیہ کو دعوت دی گئی، انہوں نے خوبصورت و مسحور کن اور دلکش انداز میں سامعین کو حمد و نعت سے محظوظ کیا۔

حمد و نعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد مائیک پر تشریف لائے، انہوں نے کہا کہ میں اس پروگرام کے انعقاد پر آپ تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے آپ تمام حضرات کو مرکز ختم نبوت کے قیام پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور آپ سے اس مرکز کی ذمہ داریوں کو بھرپور انداز میں آگے بڑھانے کی اور کام میں تعاون کی اپیل کرتا ہوں۔ دلی خواہش تھی کہ آج آپ حضرات کے سامنے اس مضمون کو بیان کروں کہ مرزائیت کہاں سے چلی تھی، کہاں کھڑی ہے؟ اور ہم کہاں سے چلے تھے اور کہاں پہنچ گئے؟ لیکن پروگرام کی طوالت کے پیش نظر اسے ملتوی کرتا ہوں زندگی باقی رہی تو پھر کبھی ان شاء اللہ۔

اس کے بعد قاضی احسان احمد نے انتہائی ادب و احترام سے شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوریؒ کے جانشین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ سے اختتامی کلمات اور دعا کے لئے گزارش کی۔

مولانا مدظلہ نے اختتامی کلمات میں کہا کہ الحمدللہ! ہماری جماعت کو ہر دور میں اپنے اکابر کی سرپرستی حاصل رہی ہے، اکابر کی سرپرستی اور ارشادات کی روشنی میں ہماری جماعت نے ہر محاذ پر کامیابی حاصل کی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت و اہمیت کے پیش نظر ہم نے مختلف مسالک کے باہمی اختلافات کو فراموش کرکے انہیں ایک پلیٹ فارم پر متحد کیا ہے، اور ہر میدان جیتا ہے۔ آج بھی جب ہر طرف سے ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی تھی، الحمدللہ! عوام کے تعاون سے آپ کی جماعت نے اپنے مشن میں کامیابی حاصل کی ہے۔ وزیر اعظم تک جن کے پاس ملاقات کا وقت نہیں تھا، خود ہمیں فون کرنے، گفتگو کرنے اور مسئلہ کا حل تلاش کرنے پر مجبور ہوئے۔ جو ناموس رسالت کے قانون کو مٹانا چاہ رہا تھا، اللہ نے اسے ایسے مٹایا کہ اس کے جنازہ پڑھانے کے لئے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ بلدیہ ٹاؤن میں نئے مرکز ختم نبوت کا قیام اپنے مشن میں کامیابی کی طرف پیش رفت کی نوید ہے۔ مولانا مدظلہ کی بابرکت دعا سے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض راقم الحروف نے سرانجام دیئے۔

پروگرام میں مذکورہ حضرات کے علاوہ درج ذیل حضرات نے شرکت کی: مفتی عبدالجبار (جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ میٹروول کراچی)، مولانا عطاء اللہ (حیدر آباد)، مولانا عبدالقیوم قاسمی (مدیر جامعہ معارف اسلامیہ سعید آباد کراچی)، مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن رحمانی (مدیر جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم سعید آباد کراچی)، مولانا علی سیّد (مدیر جامعہ عمرؓ جامع مسجد مکہ سعید آباد کراچی)، مولانا ابو محمد عبدالمالک (استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم الصفہ سعید آباد کراچی)، بریلوی مکتب فکر کے رہنما قاری محمد ابراہیم سعیدی طاہری (امام وخطیب جامع مسجد مرتضیٰ نئی آبادی کراچی)، مولانا محمد نثار، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد حسین ودیگر اساتذہ کرام (جامعہ عمرؓ سعید آباد کراچی)، مولانا قاری سیّد شاہ حیدری (امام

وخطیب جامع مسجد عائشہ سعید آباد نمبر ۸ کراچی)، قاری محمد خالد (نائب امام جامع مسجد امیر معاویہ سعید آباد کراچی)، مولانا مفتی مشتاق احمد شیرازی (استاد و ناظم مدرسہ اُم حبیبہ للبنات مجاہد کالونی مومن آباد کراچی)، مولانا عبیدالرحمن (امام جامع مسجد عائشہ میٹرو ول کراچی)، مولانا کفایت اللہ (استاد معہد العربیہ جامعہ حقانیہ سعید آباد کراچی)، مولانا محمد اسحاق (امام وخطیب جامع مسجد دار ارقم سعید آباد کراچی)، مولانا محمد شمشاد (استاد جامعہ دار العلوم الصفہ سعید آباد کراچی)، مولانا توصیف احمد (مبلغ ختم نبوت کراچی) اور مولانا مفتی محمد سلیمان (استاد جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی)، مولانا سائیں حفیظ الرحمن (مدرس جامعہ ندوۃ العلم سعید آباد کراچی)، مولانا فتح محمد (مدیر مدرسہ بدر العلوم جامع مسجد فاروق اعظمؓ)، مولانا سراج احمد (استاذ جامعہ عثمان غنی سعید آباد کراچی)، مولانا عمرزاد (امام وخطیب جامع مسجد سبحانیہ سعید آباد کراچی)، مولانا عنایت اللہ شاہ ودیگر حضرات نے شرکت کی۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی سیاسی، مذہبی، سماجی بااثر شخصیات نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی شرکت کو قبول فرما کر فلاح دارین او رنجات آخرت کا ذریعہ بنائیں۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے مرتے دم تک ہم سب کو مال و جان لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ پروگرام کے انعقاد و کامیابی کے لئے جس کسی نے بھی ظاہری و باطنی جو بھی کوشش کی ہے اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر مزید آگے بڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

پروگرام کی تیاری و کامیابی اور نظم وضبط کے قیام میں بھائی محمد اسماعیل انجم، بھائی سید محمد شاہ، بھائی محمد یوسف، بھائی محمد یعقوب، چاچا عبدالکریم، بھائی محمد صابر، قاری الطاف، قاری محمد ایاز، قاری محمد عابد، بھائی ظہیر، بھائی شبیر، بھائی آفتاب، بھائی تبریز، حاجی گل بھائی اور نگزیب خان کے ای ایس سی والے، جناب محمد نواز تھانہ موچکو ودیگر حضرات نے بھرپور اور نمایاں کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت وکوشش کو قبول فرما کر دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ☆☆

## سیرت النبی پروگرام حلقہ منظور کالونی

کراچی (مولانا محمد رضوان) ماہ ربیع الاول میں حلقہ منظور کالونی کی مختلف مساجد میں سیرت النبی کے حوالے سے پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ پہلا پروگرام جامع مسجد اللہ والی میں ہوا، جس کی صدارت بزرگ رہنما مولانا نورالہدیٰ نے کی۔ مولانا مفتی عبدالشکور، مولانا نورالحق اور دیگر علمائے کرام شریک ہوئے۔ اہل محلّہ کی کثیر تعداد نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ، سیرت پاک اور ختم نبوت پر مشتمل بیانات بڑی عقیدت ومحبت اور ذوق وشوق سے سماعت کئے۔ جامع مسجد اقصیٰ، جامع مسجد عثمان غنیؓ، جامع مسجد اعظم ٹاؤن اور جامع مسجد اقصیٰ (پہاڑی والی) میں بھی پروگرام رکھے گئے۔ ان تمام پروگراموں میں مہمان خصوصی مولانا کفایت اللہ (ضلع لیہ) تھے۔ پروگراموں کا نظم وضبط جمعیت علمائے اسلام یوسی ۲ نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ جمعیت اور ختم نبوت کے کارکنان نے بھرپور شرکت کی۔

ایک پروگرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد ابوایوب انصاریؓ میں منعقد ہوا، جس کی صدارت پیر طریقت حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ نے کی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز بعد نماز مغرب ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور حمد ونعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے مخصوص انداز میں بیان کرتے ہوئے ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور اکابر علمائے کرام کی خدمات اور قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں سب سے زیادہ ہمارے اکابرین کو شہید کیا گیا، اس لئے کہ ہمارے اکابر نے ہمیشہ باطل کو للکارا، کسی مصلحت یا دباؤ میں بھی حق بات کہنے سے پیچھے نہیں ہٹے۔ ہر دور میں دین دشمنوں کے چہروں سے پردہ اٹھایا۔ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کی شہادت بھی اسی حق گوئی و بے باکی کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے زید زمان المعروف زید حامد کا چہرہ بے نقاب کیا۔

مولانا مفتی عبدالشکور صاحب استاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن نے اپنے خطاب میں سنت اور بدعت کے فرق کو سامعین کے سامنے واضح کیا۔ اس پروگرام کی دوسری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ مولانا رفیق عباسی کے بیان کو شرکا نے بڑی توجہ اور یکسوئی سے سماعت کیا۔ مولانا نے سیرت نبوی جیسے دل آویز موضوع پر بہت اچھے انداز میں مسحور کن گفتگو کی اور حاضرین کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے عشق ومحبت کو اجاگر کیا۔ مہمان خصوصی مولانا احسن رعبہ صاحب نے مفصل خطاب کیا۔ حضرت کے انداز خطابت سے قاری محمد حنیف ملتانی کی یاد تازہ ہوگئی۔ انہوں نے سیرت پاک بیان کرتے ہوئے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کا گھناؤنا کردار بھی سامعین کے سامنے پیش کیا۔

اس مبارک محفل کا آخری بیان پیر طریقت حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ نے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اکابر علمائے دیوبند نے جن مشکلات ومصائب سے گزر کر اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا وہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ جلسہ میں مولانا صدیق مواتی، مولانا محمد بلال، مولانا مفتی راشد، مولانا محبوب احمد، مولانا محمد قاسم، مولانا امجد حسن ودیگر علمائے کرام وکارکنان ختم نبوت نے بھرپور شرکت کی۔ رات ایک بجے حضرت حافظ مدظلہ کی پُرسوز دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

وقت کے تقاضوں کی تکمیل..

ہمدرد ایک صدی سے زیادہ نہ صرف آپ کے دکھ اور تکلیف میں فرحت و تسکین بخش رہا ہے بلکہ آپ کا ہمدم اور خیر خواہ بھی ہے۔ انسانیت کی خدمت اور پرورش کے لئے نہایت وسیع اقسام کی ہربل اور طبی مصنوعات موجود ہیں، جو صحت بخش ہونے کے ساتھ شفا بخش بھی ہیں۔

ہمدرد اس دور کے تقاضوں کی تکمیل، ترقی یافتہ سائنسی طریقوں کی مدد سے کرنے کے لئے سرگرم کار ہے۔

صحت انسانی کی بقاء اور بیماریوں کے اس سفر کے ساتھ ساتھ "ہمدرد" نے انسان دوست ادارے کی حیثیت سے تعلیم اور ثقافت کے فروغ میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔

ہمدرد لیباریٹریز (وقف) پاکستان

ISO 9001: 2008 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED

Al-Majeed, Hamdard Centre, Nazimabad No. 3, Karachi-74600, Pakistan. Tel: (+9221) 36616001-4, Fax: (+9221) 36611755, Email: headoffice@hamdard.com.pk.
Website: www.hamdard.com.pk

# قادیانی اعتراضات کے جوابات

مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ

دوسری قسط

عربی لغت کے اعتبار سے (نزول) کے معنی نیچے آنا اور (انزال) کے معنی نیچے لانا ہیں۔ چنانچہ مشہور لغوی علامہ راغب اصفہانی مفردات میں تحریر فرماتے ہیں: نزول کے معنی اوپر سے نیچے کو اترنا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اتارنا یا شئی بنفسہ کا اتارنا ہوتا ہے۔ جیسے قرآن کریم کا اتارنا' یا شئی کے اسباب وذرائع اور اس کی طرف (توفیق) ہدایت کا اتارنا جیسے انزال حدید' انزال لباس اور اس کے مثل انزال رزق' انزال انعام' انزال میزان وغیرہ۔ قادیانی امت کے اس قسم کے اعتراضات سراسر مغالطہ' دھوکہ دہی' دجل وفریب اور تاویلات وتحریف کے سوا کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ چنانچہ قرآنی آیت وانزلنا الحدید میں۔ انزال سے مراد انزال امر ہے' جیسا کہ اوپر مفردات راغب سے والہدایۃ الیہ کا انزال الحدید کا ترجمہ نقل کیا جاچکا ہے۔ یعنی لوہے کے استعمال کی ہدایت اور حکم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا' یعنی استعمال حدید کا حکم وامر' آسمان سے اترا ہے جو قرآن کریم کے دوسرے مقامات میں موجود ہے۔ مثلاً: واعدوا لهم ما استطعتم من قوة (سورۂ انفال) و الیا خذوا حذرهم واسلحتهم (سورۂ نساء) ان آیات میں لوہے کے ہتھیار اور ڈھال وغیرہ کے استعمال کا حکم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ اسی طرف و انزلنا الحدید میں اشارہ فرمایا ہے۔ اسی طرح قد انزال اللہ الیکم ذکراً الرسولاً والی آیت میں قادیانی امت نے مغالطہ میں ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

قادیانی امت اگر مشہور درسی کتاب جلالین کے اس مقام کو دیکھ لیتی تو یہ اشکال نہ رہتا۔ ملاحظہ ہو قد انزال اللہ الیکم ذکراً (ھو القرآن' رسولاً) اى محمد صلی اللہ علیہ وسلم' منصوب بفعل مقدراً اى ارسل (جلالین) یعنی ذکراً سے مراد قرآن کریم ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل کیا۔ (ذکر) قرآن کریم کا دوسرا نام ہے' اس کا نزول بہت سی آیات میں آیا ہے' مثلاً: انا نحن نزلنا الذکر' ءنزل علیه الذکر' وانزلنا الیک الذکر' هذا ذکر مبارک انزلناه' ان هوا الا ذکرٌ وقرآن مبین' ان هوا الا ذکر للعالمین' وما هو الا ذکر للعالمین' وغیرذالک

۵:...... واقعۂ معراج چونکہ نہایت اہم اور ہماری مادی کائنات سے ماوراء' عقل انسانی کی سرحد سے بالاتر ہے' اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ اس میں صحیح و خالص روایتوں کی پیروی کی جائے۔ احادیث وسیر کی کتابوں میں اس واقعہ کو کثیر التعداد صحابہ کرامؓ نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ علامہ زرقانی نے ۴۵ صحابہ کرامؓ کو نام' بنام گنوایا ہے اور حدیث وسیر و تفسیر کی جن جن کتب میں ان حضرات کی روایتیں مذکور ہیں' ان کی تصریح کی ہے اور علامہ ابن کثیرؒ نے تفسیر (بنی اسرائیل) میں ان میں سے اکثر روایتوں کو یکجا کردیا ہے' جن میں صحیح مرفوع' قوی' ضعیف' موقوف' مرسل اور منکر سبھی قسم کی روایتیں ہیں۔ صحاح ستہ کی کتب میں سے معراج النبیؐ کا واقعہ مستقلاً صحیح بخاری' صحیح مسلم میں مذکور ہے۔ ترمذی اور نسائی وغیرہ میں ضمناً اور مختصراً یہ واقعات مختلف ابواب میں کہیں کہیں مذکور ہیں' صحیح بخاری وصحیح مسلم' مسند ابن حنبل اور حدیث کی دیگر معتبر کتب میں' جن میں معراج کے مسلسل اور تفصیلی واقعات درج ہیں۔ ان سب کو ایک ساتھ پیش نظر رکھنے سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ معراج جسمانی تھا نہ کہ روحانی۔ اور صحیحین کی صرف دو روایتوں کے سوا باقی روایتوں میں خواب کا مطلق ذکر ہی نہیں ہے۔ چنانچہ بخاری ومسلم اور مسند ابن حنبل میں حضرت ابوذرؓ کی جو صحیح ترین روایت ہے اور حضرت انسؓ کی وہ روایت جو ثابت البنانی کے ذریعہ سے ہے' خواب کے ذکر سے قطعاً خالی ہے۔ اس لئے یہ بات قطعی ہے کہ معراج حالت بیداری میں تھا اور جسمانی تھا۔

قادیانی گروہ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حوالے سے جو قول پیش کیا ہے' اس سلسلہ میں عرض ہے کہ محمد بن اسحاق اور حضرت عائشہؓ کے درمیان ایک راوی۔ یعنی خاندان ابوبکر کے ایک شخص کا نام ونشان مذکور نہیں ہے۔ اس لئے یہ روایت پایہ صحت سے فروتر ہے۔ تاہم اس قسم کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ معراج کو رویا' یا روحانی کہنا' قرن اول میں بعض لوگوں کا قول تو کہا جاسکتا ہے۔ حدیث رسول تہیں' جمہور کا مذہب یہی ہے کہ معراج جسمانی تھا اور بیداری کی حالت میں تھا۔ قادیانی گروہ کو حضرت معاویہؓ یا حضرت عائشہؓ کے اقوال سے جو شبہ ہوا ہے تو

عرض ہے کہ حضرت عائشہؓ اس وقت تک آپؐ کے نکاح میں بھی نہ آئی تھیں اور حضرت معاویہؓ اس وقت تک اسلام بھی نہ لائے تھے۔ خدا جانے کس سے سن کر کہا ہے یا اجتہاداً کہا ہے یا کسی دوسرے واقعہ کی نسبت کہا: "اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔"

مفسرین میں ابن جریر طبری سے لے کر امام رازی تک نے جمہور کے اس مسلک پر دلائل عقلی بھی دیئے ہیں۔ مثلاً سبحان الذی اسریٰ بعبدہ "پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو" (بندہ) یا (عبد) کا اطلاق جسم اور روح دونوں کے مجموعہ پر ہوتا ہے' تنہا روح کو (بندہ) یا (عبد) نہیں کہتے۔ آپ کا براق پر سوار ہونا' دودھ کا پیالہ نوش فرمانا' یہ سب جسم کے خواص ہیں۔ واقعہ معراج اگر رویا اور خواب ہوتا تو کفار اس کی تکذیب کیوں کرتے؟ خواب میں تو انسان نامعلوم کیا کیا دیکھتا ہے؟ محال سے محال چیز بھی اس کو عالم خواب میں واقعہ بن کر نظر آتی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اس مشاہدہ معراج کو ہم نے لوگوں کے معیار آزمائش بنایا ہے اگر یہ خواب ہوتا تو اس میں آزمائش ایمان کی کیا چیز تھی؟ اور اس پر ایمان لانا کیا مشکل تھا۔ (فافہم)

۶:...... قادیانی گروہ کے پیش کردہ اعتراض نمبر۵ کے سلسلہ میں عرض ہے کہ اگر ایک زندہ انسان کا وفات یافتہ روحوں میں شامل ہونا ثبوت وفات کی دلیل ہے تو پھر مرزا قادیانی تو زندگی ہی میں مر چکے تھے' جو کہتے تھے:

۱:...... "اس مسیح نے کئی دفعہ مجھ سے ملاقات کی۔ ایک دفعہ میں نے اور اس نے عالم کشف میں جو گویا بیداری کا عالم تھا ایک جگہ بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا۔" (بحوالہ ریویو جلد نمبر۱ ص ۳۴۸)

۲:...... "ایک دفعہ میں نے بیداری کی میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مع حسین وعلی وفاطمہ کے دیکھا' یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی۔" (فتاوی احمدیہ جلد نمبر۱ ص ۷۸' اخبار الحکم ۱۰/ دسمبر ۱۹۰۲ء)

۳:...... قادیانی گروہ کے پیش کردہ اس استدلال کے نتیجہ میں تو پھر لازم آئے گا کہ اس وقت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت شدہ ہوں' حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیوی زندگی میں جسمانی معراج ہوئی' پس جس طرح دوسرے انبیاء سے ملاقات کے وقت آنحضرتؐ زندہ تھے' اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ تھے اور آسمانوں پر تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نزول' قرب قیامت کی خبر دی تھی' جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے۔

۴:...... قادیانی گروہ نے مذکورہ اعتراض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حلیہ اور رنگ کا اختلاف ذکر کر کے دو عیسیٰ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو عرض ہے کہ اس طرح سے دو عیسیٰ ثابت ہوتے ہیں' تو پھر تو دو موسیٰ بھی ماننا پڑیں گے۔ کیونکہ ایسا ہی اختلاف سراپا موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی اسی حدیث میں مذکور ہے۔ اگر تفصیل دیکھنی ہو تو بخاری شریف کے مندرجہ ذیل مقامات کو ملاحظہ کرلیا جائے۔ (بخاری مصری ص ۱۳۴/ ج ۲' بخاری مصری ص ۱۵۱/ ج ۲' بخاری مصری ص ۱۵۸/ ج ۲) پہلی حدیث میں عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ سفید سرخی مائل دوسری اور تیسری حدیث میں عیسیٰ کا رنگ بالکل سرخ مذکور ہے' اس بنا پر جب دو عیسیٰ ہو سکتے ہیں تو پھر اسی طرح دو موسیٰ بھی تو ہو سکتے ہیں۔

۵:...... درحقیقت قادیانی گروہ کی کم علمی ہے' ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ وحلیہ میں کوئی بھی اختلاف نہیں ہے' کیونکہ لفظ (احمر) کا صحابی راوی نے سخت انکار کیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری شریف میں موجود ہے: "عن ابن عمر قال لا واللہ ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احمر۔" (بحوالہ بخاری ص ۱۵۸ ج ۲) حدیث مذکورہ بالا سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حلیہ ورنگ کا اختلاف ختم ہوا۔

۶:...... صحیح احادیث میں مسیح ابن مریم کے آئندہ زمانے میں آنے کا تفصیل سے واضح تذکرہ موجود ہے۔ اس کے مقابل ایک خواب کے حوالے سے دو مسیح ثابت کرنا' غلط اور قیاس مع الفارق ہے۔

۶:...... قادیانی گروہ کا نزول عیسیٰ علیہ السلام کی بیان کردہ علامات میں سے زرد چادروں کی جگہ بیماری مراد لینا' یہ سراسر غلط اور قرآن وحدیث' عقل ونقل اور خود مرزا قادیانی کے تحریر کردہ اصول کے خلاف ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر مسیح ابن مریم کے نزول کو بیان فرمایا ہے' اور صحابہ کرامؓ مسیح ابن مریم سے کوئی اور شخص مراد نہیں لیتے تھے' بلکہ وہی عیسیٰ ابن مریم' صاحب انجیل' رسولاً الیٰ بنی اسرائیل' سمجھتے تھے۔ جن کا ذکر "وان من اہل الکتاب" والی آیت میں ہے' اور حضرت ابو ہریرہؓ جماعت صحابہؓ کو مخاطب کر کے علی الاعلان کہتے ہیں: "فاقرأوا ان شئتم وان من اہل الکتاب" کوئی صحابیؓ اس سے انکار نہیں کرتا' اب حدیث رسولؐ کے مقابل کتب تعبیر وغیرہ کے حوالہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں تاویل وتحریف کرنا اور نبی کریم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا انکار کرنا' بہت بڑی حماقت اور دین دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے جو قادیانی ٹولے کا شعار بن چکا ہے۔

اس حدیث میں کوئی تاویل کرنا' مرزا قادیانی

کے تحریر کردہ اصول کی روشنی میں بھی قطعاً ناجائز ہے۔

ملاحظہ ہو:"**والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاہر لا تاویل فیہ ولا استثناء**" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی بات کو قسم کھا کر بیان کرنا اس بات پر گواہ ہے کہ اس میں کوئی تاویل اور استثناء نہ کیا جائے بلکہ اس کو ظاہر پر محمول کیا جائے' ورنہ قسم سے فائدہ ہی کیا۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۱۴ طبع دوم از مرزا قادیانی)

۷:...... قادیانی گروہ کے پیش کردہ اعتراض نمبر ۷ میں حدیث قیصر و کسریٰ سے مراد دونوں کی سلطنتیں ہیں' چنانچہ حالات و واقعات اس بات پر شاہد ہیں کہ جب کسریٰ کی سلطنت تباہ ہوئی اس وقت سے اب تک ایران کے کسی بادشاہ کا نام کسریٰ نہیں ہوا اور جب سے قیصر کی اقلیم زیروزبر ہوئی روم کا کوئی بادشاہ ملقب بہ قیصر نہیں ہوا اور یہ پیشگوئی بالکل پوری ہوئی۔ مزید برآں مرزا قادیانی نے فیصلہ کر دیا ہے' نفی کمال نہیں بلکہ عام ہے تو پھر اس قسم کی مثالیں دینا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

حدیث "لا نبی بعدی" میں ہر قسم کی نبوت کی بندش ہے' خود مرزا قادیانی کی زبان سے سن لیں:"لا نبی بعدی میں نفی عام ہے۔" (بحوالہ ایام صلح ص ۱۴۶)

"کیا تم نہیں جانتے کہ خدائے رحیم و کریم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے' اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر "لا نبی بعدی" کے ساتھ فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔"

(بحوالہ حمامۃ البشریٰ ص ۳۴)

"خدا نے نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا۔" (الحکم ۱۷/اگست ۱۸۹۹ء)

"وحی رسالت ختم ہوگئی' مگر ولایت و امامت و خلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔"

(مکتوبات مرزا تشحیذ الاذہان جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱)

کیا مرزا قادیانی کی ان واضح تحریروں کے بعد بھی کوئی مرزائی یہ کہہ سکتا ہے کہ ظلی' بروزی نبوت کا امکان موجود ہے؟

قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی چابیاں جو آپ کے ہاتھ میں ہونے کا ذکر ہے' یہ حدیث ایک رویا ہے جو تعبیر طلب ہے اور تعبیر پیشنگوئی ہے نہ کہ نفس رویا اور تعبیر وہ ہے جس میں آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو فرمایا تھا کہ تم ارض فارس فتح کروگے...... اس پیشنگوئی کے پورا ہوانے پر حضرت ابوہریرہؓ کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب آپ کے صحابہؓ کی جماعت تم پر پورا ہو رہا ہے۔ صاف دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا یہی مطلب بیان فرمایا تھا' جس کی مزید تفصیل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہو جاتی ہے:"فارس' روم' حمیر کے ملکوں پر اللہ تعالیٰ تمہیں قابض کرے گا' صحابہؓ نے ازراہ تعجب کے عرض کی کہ کون طاقت رکھتا ہے کہ روم جیسی ذی شان و سطوت بادشاہ سے مقابلہ کرے؟ فرمایا: اللہ کی قسم تم ضرور اس پر مسلط ہوگے اور اس کے تخت پر اپنا خلیفہ بٹھاؤ گے۔" (رواہ احمد وطبرانی وغیرہما)

بخاری شریف کی اور روایت میں ہے کہ "اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم کسریٰ و قیصر کے خزانوں کو اپنے ہاتھوں سے اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔" اس کی تائید مسلم شریف کی مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہو جاتی ہے' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ ایک گروہ اہل اسلام کا ان ممالک کو فتح کرے گا۔ (مسلم شریف) ان احادیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پیشنگوئی صحابہ کرامؓ کی ذات کے لئے تھی جو پوری ہوئی۔

۸:...... اُسید کو مکہ کا حاکم بنانے والی روایت قطعاً صحیح نہیں ہے۔ مرزائیوں میں ہمت ہے تو اس کی سند پیش کریں۔

۸:...... امام مہدی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ "**رجل من اھل بیت یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ**"

(ابوداؤد' ترمذی' مشکوٰۃ)

حضرت مہدی کے متعلق احادیث میں بتلایا گیا کہ ان کا نام محمد ہوگا' والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا' سید اور اہل بیت سے ہوں گے۔ احادیث کی روشنی میں حضرت مہدی کا سید ہونا اور مسیح موعود کا ابن مریم ہونا لازمی اور ضروری ہے' کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر آخری زمانہ میں آنے والے مسیح کا نام (مسیح ابن مریم) بتایا ہے' جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔

ملاحظہ ہو مرزا قادیانی کی یہ عبارت ہم پہلے بھی نقل کر آئے ہیں:"**والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاہر لا تاویل فیہ ولا استثناء**" (بحوالہ حمامۃ البشریٰ ص ۱۴)

مرزا قادیانی کے تحریر کردہ مندرجہ بالا اصول کے تحت اس میں کوئی تاویل کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ اس لئے نسبت کے رشتہ کو روحانی رشتہ قرار دینا یا اس پر قیاس کرنا خلاف واقعہ اور قیاس مع الفارق ہے۔

حضرت مہدی سید ہوں گے' حضرت سلمان فارسیؓ کی دلجوئی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول:"**سلمان من اھل البیت**" اس سلسلہ میں دلیل نہیں مانا جاسکتا۔ مزید تسلی کے لئے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ کے واقعہ پر نگاہ ڈال لیں اور اس واقعہ کے سلسلہ میں مذکور اس جملہ پر غور فرمائیں:

"**ادعوھم لاٰبائھم**" (ص:۳۳)

(جاری ہے)

Regd. ss.160

بیاد خواجہ خواجگان قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ

بیاد ولی کامل عالم باعمل حضرت مولانا استاد حافظ احمد دین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سراجیہ کا

# دو روزہ روحانی و اصلاحی عظیم الشان اجتماع

مورخہ 10 09 اپریل 2011 بروز ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے

بمقام خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ سراجیہ دادڑہ بالا شریف ہڑپہ ساہیوال

زیر سرپرستی خواجہ خواجگانؒ کے فرزند اور ان کے تربیت یافتہ، ولی کامل رہبر طریقت

حضرت مولانا **خواجہ رشید احمد** صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین

**خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ سراجیہ**

مرکز سراجیہ گلبرگ۔ لاہور دادڑہ بالا شریف۔ ساہیوال

اس اجتماع میں حضرت خواجہؒ کے صاحبزادگان، خلفاء حضرات، ملک کے جید علماء کرام، مشہور نعت خواں حضرات تشریف لا رہے ہیں۔ تمام متوسلین سلسلہ پاک سے درخواست ہے کہ بھرپور طریقے سے شرکت کریں

الداعی الی الخیر خدام خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ سراجیہ دادڑہ بالا ضلع ساہیوال